قرآنی حقائق بیان کرنے والا

تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلّہ

الفرقان

ستمبر ۱۹۷۲ء

سالانہ اشتراک

پاکستان — سات روپے

بیرونی ممالک بحری ڈاک — ۱ پونڈ

بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — ۲ پونڈ

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

ماہنامہ "الفرقان" اور احباب کا فرض

● حضرت امامِ جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد :-

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس چالیس ہزار بلکہ ایک لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے" (الفضل ۵ رجنوری ۱۹۵۶ء)

● حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یہ رسالہ اُس غرض و غایت کو پُورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دُنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مُسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے تا اس رسالہ کی غرض و غایت بصورت احسن پُوری ہو اور اسلام کا آفتاب عالمتاب اپنی پُوری شان کے ساتھ ساری دُنیا کو اپنے نُور سے منوّر کرے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۹-۵-۵۵ء)"

(الفضل ۱۰ رجولائی ۱۹۵۵ء)

مینجر الفرقان ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد ۲۲ شمارہ ۹ | ماہنامہ الفرقان ربوہ ستمبر ۱۹۷۲ء | شعبان ۱۳۹۲ ہجری قمری تبوک ۱۳۵۱ ہجری شمسی

تبلیغی و تعلیمی مجلہ

ماہنامہ

الفرقان

ستمبر ۱۹۷۲ء

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

بجمالہ معاونین خاص

پاکستانی خریدار بیالیس روپے یکمشت بھیجکر معاونین خاص میں شمولیت فرمائیں۔ پانچ سال تک رسالہ بھی ملے گا اور دعائی تحریک ہوگی۔ بیرونی ممالک کے احباب پانچ سال کا چندہ بھجوا کر معاون خاص بن سکتے ہیں۔ (مینجر)

سالانہ اشتراک

پاکستان - - - سات روپے

بیرونی ممالک بحری ڈاک ایک پاؤنڈ

" " ہوائی ڈاک دو پاؤنڈ

قیمت فی رسالہ ستر پیسے

ترسیل زر بنام مینجر الفرقان ربوہ ہو

الفہرست

- خاتم النبیین کی صحیح تفسیر آیات قرآنیہ کی روشنی میں — ایڈیٹر — ص ۲
- تضمین حقائق (نظم) — جناب چودھری شبیر احمد صاحب — ص ۹
- حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر جناب شورش کاشمیری کی شہادت — جناب ملک محمود احمد صاحب لاہور — ص ۱۰
- نوید سحر (نظم) — جناب مولوی نسیم سیفی صاحب — ص ۱۲
- شذرات — ایڈیٹر — ص ۱۳
- البیان ـ سورۃ انعام کا سلیس ترجمہ اور مختصر تفسیر — ابوالعطاء — ص ۱۴
- حمد و تسبیح کا ہمہ گیر نظام (نظم) — جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر — ص ۲۱
- شان القرآن المجید (عربی نظم) — جناب پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب — ص ۲۲
- محبت ہی سے ہیں دل جیتنے ہر قوم کے ہم نے (نظم) — جناب مولوی محمد صدیق صاحب فجی — ص ۲۳
- فقط دین احمد رہے گا مدام (نظم) — جناب مولوی محمد یعقوب صاحب امجد — ص ۲۴
- حضرت مسیح بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ کی تلاش میں — جناب شیخ عبدالقادر صاحب — ص ۲۵
- طبی تاریخ میں ایک محیر العقول واقعہ کا ظہور — جناب مولوی محمد اجمل صاحب شاہد — ص ۳۶
- حضرت ماریہ قبطیہؓ کون تھیں؟ — جناب شیخ مبارک احمد صاحب — ص ۳۹
- پادری یوسف جلیل صاحب سے مناظرہ — ایڈیٹر — ص ۴۳
- حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیّین کا ثبوت — جناب مولوی سید احمد علی صاحب گوجرانوالہ — ص ۴۴

الاداریہ

خاتم النبیین کی صحیح تفسیر

آیات قرآنیہ کی روشنی میں

ترجمان اہلسنت کا ختم نبوت نمبر

ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی نے اپنا اگست ستمبر ۱۹۷۲ء کا پرچہ بطور ختم نبوت نمبر شائع کیا ہے۔ چھوٹے سائز کے ایک سو تین صفحات کا یہ نمبر عموماً اتہامات، افسانہ طرازیوں اور اشتعال انگیزیوں پر مشتمل ہے۔ سیاسی علماء کے انداز غلط بیانی کی جھلک بیشتر صفحات پر نمایاں ہے۔ البتہ ایک مضمون "ختم نبوت اور قرآن" مفتی شجاعت علی صاحب قادری کا اکثر و بیشتر سنجیدہ انداز میں لکھا گیا ہے۔

عقائد کی بنیاد قرآن ہے

آج کے اس مقالہ میں ہم اسی مضمون کا جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ یوں بھی یہ ظاہر ہے کہ جو بات قرآن مجید سے ثابت ہو جائے اس پر ہر مسلمان کا ایمان لانا ضروری ہے اور قرآن مجید کے خلاف نہ کوئی حدیث صحیح قرار پاتی ہے اور نہ ہی کسی اور فقیہ یا عالم کا قول کوئی وزن رکھتا ہے۔ خود صاحب مضمون نے بھی اس عنوان کو اسی بنا پر اختیار کیا ہے کہ "شریعت اسلامیہ کے اصول میں اصل اول قرآن ہے" (صفحہ ۱۱) ہم بھی اس نمبر کے مقالات پر کسی تبصرہ سے پہلے اسی موضوع پر گزارشات پیش کرنا چاہتے ہیں۔

آیت خاتم النبیین پر ہمارا ایمان

جملہ مسلمانوں کا قرآن مجید کے منجانب اللہ اور قطعی ہونے پر یقین و ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں فرمایا ہے:۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (ع ۵) اس آیت کریمہ میں سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ اور خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ پس ہر مسلمان عقیدہ رکھتا ہے کہ حضور اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ حضرت

بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے :-

(۱) "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔"
(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

(۲) "ہم مسلمان ہیں ایمان رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کی کتاب فرقان حمید پر اور ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں اور وہ سب دینوں سے بہتر دین لائے اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶)

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ

مفتی صاحب نے "آیت کی تفسیر بالقرآن" کے زیرعنوان سب سے پہلے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (مائدہ) درج فرما کر لکھا ہے :-

"پس اب اسلام کے بعد کوئی نیا دین الٰہی قیامت تک نہ ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائیگا۔" (صفحہ ۱۹)

ہمیں یہ تو مسلّم ہے اور یہی آیت کا مطلب ہے کہ دینِ اسلام کامل دین ہے۔ اسلام کے بعد کوئی ناسخ دین نہیں آئیگا۔ اس سے یہ استدلال بھی ضرور ہوتا ہے کہ کوئی ایسا نبی بھی جو نیا دین لانے کا مدعی ہو نہیں آسکتا۔ ایسا مدعی جھوٹا ہوگا لیکن اس آیت سے یہ استدلال کسی طرح درست نہیں کہ اس کامل دین کی اتباع کرانے اور افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے قربِ الٰہی کے درجہ قبولیت کو پانے والا اُمّتی نبی بھی نہیں آسکتا۔ ظاہر ہے کہ آیت زیرِ نظر میں نئی شریعت لانے والے نبی کی نفی کا بیان تو موجود ہے مگر اس سے اُمّتی نبی کی نفی نہیں ہوتی۔

موسوی شریعت بنی اسرائیل کے لئے کامل تھی

مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ "بنی اسرائیل پر اللہ نے اپنی نعمت کو مکمل نہیں فرمایا تھا بالقساط نازل ہوتی رہی مگر اللہ نے ہم پر اپنی نعمت کو مکمل فرما دیا۔" یہ جواب ہے اس سوال کا کہ بنی اسرائیل میں نبی آتے رہے اور نبوت ایک نعمت ہے تو اُمّتِ محمدیہ کیوں اس سے محروم ہے؟ مفتی صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ کو یہ جواب دیتے وقت آیت کریمہ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ (الانعام ع ۱۹) یاد نہیں رہی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں موسوی شریعت کو بنی اسرائیل کی حد تک کامل اور مفصل قرار دیا ہے ہاں وہ ساری قوموں اور نسلوں کے لئے نہ تھی۔

اتمامِ نعمت سے نعمت بند نہیں ہو جایا کرتی!

معلوم ہوتا ہے کہ مفتی صاحب اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اتمامِ نعمت ہو جانے سے نعمت بند ہو جایا کرتی ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ (یوسف ع) حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کی خواب کی تعبیر میں فرمایا کہ "اے یوسفؑ! اللہ تعالیٰ تجھ پر اور آلِ یعقوب پر اسی طرح اتمامِ نعمت کرے گا جس طرح اس نے قبل ازیں تیرے آباء حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ پر اتمامِ نعمت فرمایا تھا"

اس آیت میں صراحتاً مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ پر اتمامِ نعمت فرمایا اور پھر وہ حضرت یوسفؑ اور آلِ یعقوبؑ پر اتمامِ نعمت فرمائے گا۔ پس کسی شخص یا قوم پر اتمامِ نعمت ہو جانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ نعمت اُن کے لئے بند ہو گئی یا ان کے بعد کسی کو نہ ملے گی بلکہ قوموں اور اُمتوں پر اتمامِ نعمت کے تو یہی معنے ہُوا کرتے ہیں کہ وہ نعمت اس قوم کے افراد میں جاری رہیگی اور وہ اسے پاتے رہیں گے۔

آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ

مفتی صاحب نے انقطاعِ نبوت کے اثبات کے لئے دوسری آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ (آلِ عمران ۹ع) پیش فرمائی ہے استدلال یوں کیا ہے کہ تمام نبیوں سے یہ عہد لیا گیا کہ تمہارے پاس اگر تصدیق کرنے والا رسول آئے تو تم نے اس پر ضرور ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ لکھتے ہیں:-

"اس آیت میں خطاب ہر نبی کو ہے کیونکہ اگر بعض کو ہو اور بعض کو نہ ہو تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔ پھر اس عقلی دلیل سے قطع نظر قواعدِ نحو کے مطابق بھی جمع جب محلّی باللام ہو جائے تو مفیدِ عموم ہوتی ہے" (ص۱۹)

اس آیت کے سلسلہ میں پہلا سوال یہ ہے کہ جب یہ عہد تمام نبیوں سے لیا گیا تو کیا ان نبیوں میں سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں؟ اگر جمع کے محلّی باللام ہونے کی بنا پر حضور علیہ السلام سے بھی عہد لیا گیا تھا تو یہ آیت صاف طور پر دلالت کریگی کہ مطلق طور پر نبی و رسول کے آنے کا امکان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی موجود ہے۔ کیونکہ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ میں لفظ رسول نکرہ ہے

آیت وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ

قرآن مجید سورۂ احزاب کی آیت وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

غَلِیْظًا ○ (احزاب ع ۱) میں صاف طور پر صراحت کرتا ہے کہ میثاق النبیّین کا عہد خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا تھا۔ فرمایا "یاد کرو جب ہم نے سب نبیوں سے عہد لیا تجھ سے بھی۔ نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے بھی۔ ہم نے اُن سے پختہ عہد لیا" پس دونوں آیتوں پر یکجائی نظر کرنے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ جب سب نبیوں سے جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں یہ عہد لیا گیا ہے کہ تمہارے مبعوث ہونے کے بعد اگر کوئی نبی آجائے تو چاہیئے کہ تم یعنی تمہاری اُمتیں اُس پر ایمان لا کر اس کی تائید و نصرت فرمائیں۔ جب یہ عہد نوحؑ سے بھی لیا گیا اور ابراہیمؑ سے بھی لیا گیا، موسیٰؑ سے بھی لیا گیا، عیسیٰؑ بن مریم سے بھی لیا گیا اور خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لیا گیا تو آئندہ کے لئے امکانِ نبوت صاف ثابت ہو گیا کیونکہ اگر آئندہ کسی نبی یا رسول نے آنا ہی نہیں تو پھر حضورؐ یعنی حضورؐ کی اُمت سے اس اقرار کے لینے کی کیا ضرورت تھی۔ بے شک حرف "ثمّ" "تراخی مع المھلۃ" کے لئے آتا ہے مگر یہ تاخیر تو ہر نبی کے بعد کے زمانہ پر حاوی ہو گی۔

مفتی صاحب کے لئے نزولِ عیسیٰ کی اُلجھن

اِس جگہ مفتی صاحب کو ایک بڑی اُلجھن پیش آئی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"قربِ قیامت میں (عیسیٰ علیہ السلام) وعدۂ الٰہی کی تصدیق کے لئے نازل ہوں گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے گا اور ان کی تائید و نصرت کرے گا۔" (صفحہ ۲۰)

گویا ابھی تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہونے کے باوجود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی نہیں لائے۔ یا للعجب!

ذرا آگے چل کر مفتی صاحب لکھتے ہیں:۔

"شبِ معراج میں تمام رسل کرام و انبیاء عظام علیہم السلام اسی دنیا میں اپنے اجسامِ حقیقیہ کے ساتھ تشریف لائے اور حضورؐ پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کی اور عہدِ الٰہی کا ایفاء کیا۔"

اِس جگہ مفتی صاحب کے حافظہ کی کمزوری نمایاں ہو رہی ہے۔ پہلے وہ لکھ چکے ہیں کہ قربِ قیامت میں عیسےٰ علیہ السلام نازل ہو کر حضورؐ پر ایمان لائیں گے" اور اب لکھتے ہیں کہ شبِ معراج میں تمام رسل کرامؑ جن میں مسیح بن مریم بھی شامل ہیں، حضورؐ پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ کیا ایک ہی صفحہ پر ع ... حافظہ نباشد کی یہ مثال حیرت انگیز نہیں؟

ختمِ نبوت میں لاکھوں نبیوں کے آنے سے بھی فرق نہیں پڑتا

شبِ معراج والے مندرجہ بالا اقتباس سے تمام نبیوں کا جن میں عیسیٰؑ بن مریم بدرجہ اولیٰ شامل

ہی زمین پر نزول فرمانا ظاہر ہو رہا ہے گویا وعدہ نزول عیسیٰ پورا ہو گیا۔ ہمارے بھائیوں کو حضرت عیسیٰؑ کی اب دوبارہ آمد کا کیوں انتظار ہے؟

مفتی صاحب نے آگے چل کر اسی صفحہ پر ایک اور لطیفہ فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوری سے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہ آیا تو صرف ایک عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کیوں فرق آنے لگا ہے"

اجی حضرت! ان کے آنے سے کیوں فرق آنے لگا۔ فرق تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی کے آنے سے آئے گا ورنہ ہزاروں نبیوں کے آنے سے بھی ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ حضرت عیسیٰؑ دنیا کے آخر میں آجائیں جن کے بعد دنیا کی صف لپیٹ دی جائے اور آپ لوگوں کے عقیدہ کے رُو سے وہ آخری نبی اور خاتم النبیین بھی قرار پا جائیں تب بھی اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ بات آپ کہتے ہیں لیکن اگر از رُوئے قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اُمتی نبی بھی آجائے جو نہ مستقل ہے نہ اس کا اپنا کوئی نیا دین ہے نہ قبلہ و کلمہ نیا ہے تو آپ لوگ شور مچا دیتے ہیں کہ ختم نبوت ٹوٹ گئی ہے۔ کیا یہ حیران کن تضاد نہیں؟

بہرحال مفتی صاحب کے نزدیک سب نبیوں کے آخر پر آنے والے عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور دوسری جگہ اسی نمبر میں وہ مان چکے ہیں کہ:۔

"ایک لفظ عاقب ہے جس کے معنے سب کے پیچھے آنے والا سب سے آخر میں آنے والا۔ اور یہی معنے ختم نبوت کے ہیں" (صفحہ ۱۵)

پس معلوم ہوا کہ یہ علماء درحقیقت دلوں میں عیسیٰ علیہ السلام کو ہی عاقب اور خاتم مانتے ہیں نہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں

مفتی صاحب لکھتے ہیں "رسول اور نبی میں فرق نہیں۔ اگر ہے تو محض اعتباری۔ ورنہ درحقیقت دونوں مامور من اللہ ہوتے ہیں" (صفحہ ۱)

ہمیں مفتی صاحب کے بیان سے اتفاق ہے اسلئے جن آیات میں نبیوں کے آنے کا ذکر ہے یا جن آیات میں رسولوں کے اصطفاء کا بیان ہے وہ موضوع زیر بحث کو ثابت کرنے میں یکساں ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر بعثت

جناب مفتی صاحب نے آیات قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا۔ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْ بَلَغَ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً

تلثا میں یہ الگ الگ نمبر لگا کر تحریر کیا ہے کہ:-

"اس قسم کی تمام آیات جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا عام ہونا اور قیامت تک تا قائم رہنا معلوم ہوتا ہے۔ بڑی صراحت سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر دلالت کرتی ہیں" (صلالہ)

اگر خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عالمگیر اور سارے زمانوں کے لئے ہے تو جماعت احمدیہ بھی اسے تسلیم کرتی ہے یہ معاملہ ہرگز اختلافی نہیں۔ اختلاف تو اس بارے میں ہے کہ آیا یہ عقیدہ کسی اُمتی نبی کی بعثت کے منافی ہے؟ خود مفتی صاحب مانتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ سارے بنی اسرائیل کے لئے رسول تھے اور ان کی تورات چودہ سو برس تک سارے بنی اسرائیل کے لئے واجب العمل تھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا (المائدہ ع)

ترجمہ۔ ہم نے تورات کو نازل کیا اس میں ہدایت اور نور تھا۔ اس تورات کے مطابق بنی اسرائیل کے لئے وہ تمام نبی فیصلے کرتے تھے جو تورات کے فرمانبردار تھے"

اس آیت سے ثابت ہے کہ موسوی شریعت کے تابع انبیاء آتے رہے اور وہ خود کوئی شریعت نہ لاتے تھے، تورات کے مطابق فیصلے کیا کرتے تھے۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کا شہنشاہ اور قرآن مجید کو دائمی شریعت ماننے سے یہ استدلال کیونکر صحیح ہے کہ اب قرآن کے تابع اُمتی نبی نہیں آسکتے؟ کیا مفتی صاحب اس پر غور فرمائیں گے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ

مفتی صاحب نے "ثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ" سے استدلال کیا ہے کہ:-

"یہ اُمت آخری اُمت ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے رسول آخری رسول ہیں" (ص۲۲)

جواباً عرض ہے کہ استدلال یوں ہونا چاہیئے تھا کہ چونکہ یہ اُمت آخری اُمت ہے اسلئے کوئی ایسا رسول نہیں آسکتا جو نئی اُمت قائم کرے۔ اور یہ استدلال ہمارے نزدیک بھی درست ہے کیونکہ حضرت خاتم النبیینؐ کے بعد ایسا نبی آ ہی نہیں سکتا جو نئی اُمت بنائے۔ ایسا مدعی یقیناً جھوٹا ہے۔

مفتی صاحب پر واضح رہے کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد آنے والے اسرائیلی نبیوں نے علیحدہ علیحدہ اُمتیں نہیں بنائیں مگر وہ نبی تھے۔

جماعت احمدیہ کا احمدی نام دوسرے سُنی و شیعہ وغیرہ فرقوں سے امتیاز کے لئے ہے علیحدہ

[illegible] کے لئے نہیں کیا مفتی صاحب بتلائیں گے
[illegible] جنت الگ اُمت ہے؟

[illegible] صاحب کو "چیلنج"

[illegible] آیت کریمہ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
[illegible] جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا
[illegible] (فتح ۱۷) نقل کرنے کے بعد جناب
[illegible] اُمتِ مرزائیہ کو چیلنج" کے زیرِ عنوان
[illegible] "بتاؤ جو شخص اللہ اور اس کے رسول
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع کرے وہ
[illegible] ہے یا نہیں؟"
[illegible] عرض ہے کہ بے شک جو شخص اللہ
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع
[illegible] یقیناً نجات یافتہ ہے۔ اس میں کسی قسم
[illegible] نہیں۔ مگر سوال اطاعت و اتباع
[illegible] ہے محض دعوی کا نہیں۔
[illegible] مفتی صاحب نے "اطاعت رسول" کے
[illegible] میں لکھا ہے کہ:-
"[illegible] حقیقت آدم سے لے کر عیسیٰ
علیہ السلام تک تمام نبیوں پر ایمان
[illegible] بھی اطاعت رسول کے ضمن
[illegible] آیات" (صفحہ ۱۲)
[illegible]

کے ضمن میں آجاتا ہے تو جن اُمتی نبیوں کی بشارت
قرآن مجید نے دی ہے ان پر ایمان لانا کس طرح
اطاعت رسول کے برخلاف ہو سکتا ہے؟ پس
ایسے نبی تو آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
کے اندر شامل ہیں۔

قرآن پاک کے بعد کوئی شریعت نازل نہ ہوگی

مفتی صاحب نے بارھواں، تیرھواں، چودھواں
پندرھواں، سولھواں اور سترھواں نمبر پر يُؤْمِنُوْنَ بِمَا
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْكِتٰبِ
الَّذِيْ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ، اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ
اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ، وَاٰمِنُوْا بِمَا اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ، قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا،
كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ
اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (شوریٰ) آیات کریمہ پیش کی ہیں
تا لوگ سمجھیں کہ غیر احمدی علماء کے ختم نبوت کے معنوں کی
تائید بہت سی آیات کرتی ہیں۔
آپ نے ان سب آیات سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ "ان
آیات میں مومنوں کو متقی قرار دیا گیا ہے جو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل شدہ کتاب پر اور آپ سے پہلے نازل شدہ
کتابوں پر ایمان لائیں۔ یہ نہیں کہا گیا کہ جو آپ کے بعد نازل
ہونے والی کتابوں پر بھی ایمان لائیں۔" (صفحہ ۲۳)
جناب مفتی صاحب! جب خاتم النبیین کے بعد کسی نئی شریعت
کے آنے کا سوال ہی نہیں اور جماعت احمدیہ کا بھی یہ عقیدہ ہے
[illegible]

تضمینِ حقائق

"امن است در مکانِ محبت سرائے ما" (درثمین)

ترجمہ:۔ ہمارے مکان میں جو محبت کا گھر ہے امن ہی امن ہے ——!

(نتیجۂ فکر محترم جناب چودھری شبیر احمد صاحب واقف زندگی)

چاروں طرف جہان میں اک حشر ہے بپا
ہر لمحہ لا رہا ہے نئی سے نئی بلا
بے تاب ہے بشر کہ ملے امن کی فضا
مژدہ کہ ایک سمت سے آتی ہے یہ صدا
"امن است در مکانِ محبت سرائے ما"

شمس و قمر نے اہلِ جہاں کو بتا دیا
حُسنِ جمالِ یار کا قصہ سُنا دیا
تاروں نے آسماں سے گر کر دکھا دیا
منزل کہاں ہے کونسی اس کی رہ ہُدیٰ
"امن است در مکانِ محبت سرائے ما"

دانشورانِ غرب کے بس کی نہیں یہ بات
دنیا کو اب دکھا سکیں کوئی رہِ نجات
ڈھونڈو اُسی کو قادرِ مطلق ہے جس کی ذات
مشرق سے آ رہی ہے یہ آوازِ دلرُبا
"امن است در مکانِ محبت سرائے ما"

انسان آج اپنے کئے پر ہے شرمسار
خود کو وہ دیکھتا ہے تباہی سے ہمکنار
مل جائے کاش اس کو حفاظت کا وہ حصار
شبیرؔ جس کا حافظ و ناصر ہے خود خدا
"امن است در مکانِ محبت سرائے ما"

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر

جناب شورش کاشمیری کی شہادت!

(از محترم ملک محمود احمد صاحب کرشن نگر۔ لاہور)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ پاکباز انسانوں کی ایک ایسی جماعت قائم کی جائے جس کے افراد حسنِ اخلاق اور دینداری کا مجسمہ ہوں۔ اور جن میں اعلیٰ درجہ کی دینی حمیت اور غیرت پائی جائے۔ حضورؑ کے منجانب اللہ ہونے کا یہ ایک عظیم الشان ثبوت ہے کہ حضورؑ کی بعثت کا یہ مقصد پورا ہوا اور پورا ہو رہا ہے۔ جیسا درخت ہوگا ویسے ہی اس کو پھل لگیں گے۔

جادُو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ اپنے تو اپنے غیر بھی بلکہ اشد ترین مخالفینِ سلسلہ بھی سچے اور حقیقی احمدیوں کے اخلاقِ حمیدہ سے متاثر ہوئے اور ان کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

جناب شورش کاشمیری سلسلہ کے ایک اشد مخالف ہیں۔ انہی کی ایک شہادت درج ذیل ہے لیکن یہ واضح رہے کہ ہمیں کسی کی تحقیر مقصود نہیں۔ صرف اس حقیقت کا اظہار مقصود ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کا مشن کامیاب رہا کیونکہ یہ ایک الٰہی سلسلہ ہے۔

فرنگی دَور میں ایک عرصے تک جناب شورش جیل میں رہے۔ اُن کی کتاب "پسِ دیوارِ زنداں" اُسی دَور کی داستان ہے۔ اقتباس نقل کرنے سے پہلے پس منظر کے طور پر یہ عرض کر دوں کہ شورش صاحب نے اسی کتاب میں لکھا ہے کہ انگریزوں کے دَور میں جیل خانے میں جیل افسران اور پولیس آفیسر وغیرہ اُن پر قسم قسم کی سختیاں کرتے رہے۔ انہیں مارا گیا، پیٹا گیا، کھوڑے لگائے گئے، ذلیل کیا گیا، ننگا کر کے جُوتے لگائے گئے اور حوالات میں ایسی جگہ بند کیا گیا جہاں التزاماً پیشاب کا چھڑکاؤ کر دیا گیا تھا وغیرہ۔ (پسِ دیوارِ زنداں صفحہ ۱۶۵ تا ۱۶۷)

اس کے برعکس جب شورش صاحب کا لاہور جیل میں ایک احمدی افسر سے واسطہ پڑا تو اُس افسر کا اُن کے ساتھ برتاؤ کیسا تھا۔ دوسرے جیل افسروں کی طرح کا بدلہ لینے کی قوت رکھتے ہوئے بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ لا تثریب علیکم الیوم کی ایک ہلکی سی جھلک دکھلانے کا؟ اِس سوال کا جواب جناب شورش ہی کی زبانی سُنیئے۔

لکھتے ہیں :-

"..... میجر حبیب اللہ شاہ کا سلوک بہر حال شریفانہ تھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ وہ پکے قادیانی تھے۔ انکی ہمشیرہ میرزا بشیر الدین محمود کے عقد میں تھیں۔ قادیان کے ناظر امور عامہ سید زین العابدین ولی اللہ اُن کے بڑے بھائی تھے۔ اُنہیں یہ بھی علم تھا کہ میں آل انڈیا مجلس احرار کا جنرل سیکرٹری ہوں اور احرار قادیانیوں کے حریف ہیں بلکہ دونوں میں انتہائی عداوت ہے۔ میجر حبیب اللہ شاہ نے اشارۃً بھی اس کا احساس نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اخلاق و شرافت کی انتہا کر دی۔ پہلے دن اپنے دفتر میں اس خوش دلی اور کشادہ قلبی سے ملے گویا مدۃ العمر کے آشنا ہیں۔ انہوں نے مجھے بیماروں میں رکھا اور اچھی سے اچھی دوا و غذا دینا شروع کی۔ نتیجۃً میری صحت کے بال و پَر پیدا ہو گئے اور میں چند ہی ہفتوں میں تندرستی کی راہ پر آ گیا۔ وہ بڑے جسور، انتہائی حلیم، بے حد خلیق اور غایت درجہ کے دیانت دار آفیسر تھے۔ ان کے پہلو میں یقیناً ایک انسان کا دل تھا۔ ان کی بہت سی خوبیوں نے انہیں سیاسی قیدیوں میں مقبول و محترم بنا دیا تھا۔"

(پس دیوارِ زنداں۔ اشاعت سوم جولائی ۱۹۷۱ء صفحہ ۲۵۷، ۲۵۸)

احمدیت نے جناب میجر حبیب اللہ شاہ کے دل میں جو دینی غیرت و حمیّت پیدا کر دی تھی اس کا حال شورش صاحب یوں بیان کرتے ہیں :-

"ایک دن میجر حبیب اللہ شاہ نے مجھے یاد کیا۔ اُن کے دفتر میں گیا تو ہوم سیکرٹری کا ایک خط دکھایا جس میں ..... اس امر کی ہدایت کی گئی تھی کہ اذان دینے سے یورپین وارڈ کے قیدیوں میں جو بد مزگی پیدا ہوتی ہے اس پر قابو پایا جائے۔ انگریزی دوغلی زبان ہے۔ ایک ہی لفظ کے کئی مفہوم ہوتے ہیں۔ میں نے اور میجر حبیب اللہ شاہ نے اس خط سے جو مطلب اخذ کیا یہ تھا کہ اذان دینے کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ بہر حال یہ خط داخل دفتر ہو گیا۔ میجر حبیب اللہ شاہ نے بھی کوئی توجہ نہ دی، نہ ہم نے غور کیا۔ لاہور کا ڈپٹی کمشنر ہینڈرسن تھا۔ اس نے ایک دن اس سوال پر کوئی

ناگوار بات کہی میجر صاحب کو غصہ
آگیا۔ ہینڈرسن کو ٹوکا
"آپ اذان یا قرآن کے
بارے میں محتاط رہیں میں
نہیں روک سکتا ......
میجر صاحب ہینڈرسن سے اُلجھ
پڑے۔ ایک دفعہ پہلے بھی ہینڈرسن
نے حضورؐ کا نام بے ادبی سے لیا تو
تو اُس سے اُلجھ پڑے۔ تمام جیل میں
اُن کی اس حمیّت کا چرچا تھا ..."
(پسِ دیوارِ زنداں صفحہ ۳۰۹-۳۱۰)

غور کا مقام ہے کہ ایک شخص جو اپنے دینی مخالف کے ساتھ بھی نرم برتاؤ کرتا ہے۔ ایسا برتاؤ کہ مخالف کو کہنا پڑے کہ "انہوں نے اخلاق و شرافت کی انتہا کر دی" اور لکھنا پڑے کہ وہ "انتہائی حلیم، بے حد خلیق" تھے۔ وہی شخص کسی کے اذان یا قرآن مجید یا نبیؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی و ابی و امی) کا بے ادبی سے ذکر کرنے کو برداشت نہیں کر سکتا اور نرم دل نہیں رہتا بلکہ اُس سے اُلجھ پڑتا ہے حالانکہ وہ اس کا افسر ہے۔ یہ دینی غیرت ایک سچے مومن کی نشانی ہے۔ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ جس درخت کو ایسے پھل لگیں وہ درخت خود کیسا ہوگا ؂

نویدِ سحر

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب)

آخرِ شب کا ستارہ ہے نویدِ سحری
ڈوب جائیگا تو خورشید ہویدا ہوگا

تم سسکتی ہوئی آہوں سے صدا کھینچو گے؟
شورِ محشر تو نہ اس طرح سے برپا ہوگا

ہم کو یوں طوق و سلاسل سے ڈرانے والو
جو یہاں ہے وہی زنداں میں ہمارا ہوگا

دشت میں دیکھا جو گلرنگ قبا کانٹوں کو
اسکے سر خونِ گل و لالہ کا سہرا ہوگا

شب کی ظلمت میں سفر کرنے لگے ہیں کچھ لوگ
دن کے اوقات میں سورج انہیں ڈستا ہوگا

آج کھل جائیگا معصومیٔ فطرت کا بھرم
آج بے داغ قباؤں کا تماشا ہوگا

کب نسیم آیا ترے گھر کوئی مہمانِ عزیز
دن چڑھے تونے کوئی خواب سا دیکھا ہوگا

شذرات

اکسرِ صلیب کا ناقابلِ تردید ثبوت

المنبر لائلپور کا نمائندہ لندن سے لکھتا ہے کہ :-

"اندازہ لگایا گیا ہے کہ آئندہ پچیس سالوں میں انگلینڈ کے آٹھ سو چرچ مقصدِ عبادت سے بے نیاز ہو کر یا تو ایک تاریخی یادگار بن کر رہ جائیں گے یا پھر منہدم کر دیئے جائیں گے۔

لندن یونیورسٹی میں اسلامی قانون کے پروفیسر جے۔ این۔ ڈی اینڈرسن نے چرچ کو غیر عیسائی اقوام یا مسلمانوں کے حوالے کر دینے کی بھرپور مخالفت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جس سٹیج سے ساری عمر عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت اور صلیب پر ان کی شہادت کا اعلان کیا گیا وہاں سے اب ان دونوں عقائد کا کھلم کھلا انکار کیا جائے۔"

(المنبر ۸ ستمبر ۱۹۷۲ء)

الفرقان۔ گرجوں کا یہ حشر یکسرُ الصّلیبَ کے واقع ہو جانے کا ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔ پادری اینڈرسن کا احساس بتا رہا ہے کہ وہ بھی اس حالت کو مسیح کی الوہیت اور صلیبی موت کی تردید سمجھتے ہیں۔ اعلان ہو یا نہ ہو حقیقت یہی ہے۔

۲۔ سب نبیوں کی نبوت خاتم النبیین سے مستفاد ہے

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک پشاور نے لکھا ہے :-

"یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ اور انبیاء علیہم السلام کی نبوت و معرفت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و معرفت سے مستفاد اور وابستہ ہے۔"

(الحق جولائی ۱۹۷۲ء ص۲۱)

الفرقان۔ اس مسلمہ عقیدہ سے ظاہر ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت اسی میں ہے کہ دوسرے نبیوں کی نبوت حضورؐ سے مستفاد ہو۔ گویا آپؐ اسلئے خاتم النبیین ہیں کہ آپؐ کے فیضان سے نبوت ملتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان افادیت و خاتمیت صرف گزشتہ نبیوں تک کیوں محدود ہے؟ آپؐ کے امتیوں کو اس سے استفادہ کرنے کا موقعہ کیوں نہیں مل سکتا؟

۳۔ مسلمانوں میں مذہب کا "محض ظاہری خول" ہے

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی لکھتا ہے:-

"اس میں شبہ نہیں کہ مسلمانوں میں دوسری قوموں کے مقابلہ میں مذہب کے ظاہری رسوم کی پابندی زیادہ ہے لیکن وہ مذہب کی اصلی روح یعنی اخلاص، خشیت الٰہی، رجوع الی اللہ اور اعلاءِ کلمۃ اللہ اور اس کے لئے ایثار و قربانی کے جذبے سے خالی ہیں اور انکی مذہبیت مذہب کا محض ظاہری خول ہے اسلئے اس سے وہ نتائج کیسے نکل سکتے ہیں جن کا خدا نے وعدہ کیا ہے اور وہ اخلاقِ فاضلہ کیسے پیدا ہو سکتے ہیں جو دنیاوی سربلندی کے لئے ضروری ہیں۔"

(تعلیم القرآن جولائی ۱۹۷۲ء صٹ)

الفرقان۔ ظاہری رسوم کو اصل روح سے بدلنے کا کیا طریق ہے؟ کیا اس حالت کا علاج صرف تازہ ایمان اور یقین نہیں جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ماموروں کے ذریعہ آسمانی نشانات سے پیدا ہوتا ہے؟ پھر احمدیہ تحریک کی مخالفت کیوں کی جا رہی ہے؟

۴۔ مودودی پارٹی اور دیگر مسلمان جماعتوں کا اسلامی نظام؟

ہفت روزہ خدام الدین لاہور لکھتا ہے:-

"مشرقی پاکستان کے صوبہ میں جماعت اسلامی کو بھی پانچ چھ وزارتوں پر متمکن ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ایک صوبے کے اندر ان کے دائرۂ اختیار میں جتنے اسلامی قوانین نافذ ہو سکتے تھے وہ تو اس سے بھی محروم رہے اور چند روزہ اقتدار میں ان کی تمام تر توجہ جماعتی کارکنوں کی معاشی حالت سدھارنے اور ان کے لئے سرکاری زمینیں الاٹ کرنے پر ہی مرکوز رہی۔ مفتی محمود اور جمعیۃ علماء اسلام اگر اپنے صوبہ میں مکمل اسلامی نظام بھی رائج کر دیں تو وہ جماعت اسلامی کے نزدیک ہرگز ہرگز اسلام نہیں قرار پا سکتا۔ تاوقتیکہ اس کے اسلامی ہونے کی مودودی صاحب مہرِ تصدیق ثبت نہ کر دیں۔"

(خدام الدین ۸ ستمبر ۱۹۷۲ء)

الفرقان۔ گویا مودودی صاحب کی پارٹی صرف اپنے اسلام کو ہی اسلام سمجھتی ہے اسلئے اسے مفتی محمود اور جمعیۃ کا نافذ کردہ اسلامی نظام منظور نہ ہوگا۔ ہاں جب اس پارٹی کو خود اقتدار ملتا ہے تو یہ زمینوں پر قبضہ کرنے اور پرمٹ اکٹھے کرنے میں منہمک ہو جاتی ہے۔ کیا یہی کامیابی کی راہ ہے؟

۵۔ علماء کی علمی حالت روبہ تنزل ہے

جناب شبلی نعمانی کے ایک مضمون کا اقتباس ہے:-

"اس امر سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ پچاس ساٹھ برس سے ہماری علمی حالت رُو بہ تنزل ہے جس درجہ کے علماء پچاس برس پہلے موجود تھے اس زمانہ کے بعد اس درجہ کے علماء پیدا نہیں ہوئے اور زمانہ مابعد میں جس رتبہ کے علماء پیدا ہوئے اس زمانہ کے بعد اس درجہ کے بھی پیدا نہ ہوئے۔ تصنیفات کا یہ حال ہے کہ عربی زبان میں اب بہت کم کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ اردو زبان میں جو کتابیں لکھی جاتی ہیں وہ بھی محققانہ نہیں ہوتیں بلکہ صرف چند نزاعی مسئلوں کے متعلق اِدھر اُدھر کی خوشہ چینی ہوتی ہے۔"

(رسالہ خدام الدین لاہور ۸؍ستمبر ۷۲ء)

الفرقان۔ قابلِ غور امر یہ ہے کہ گزشتہ پچاس ساٹھ برس سے علماء کی یہ زبوں حالی کیوں ہے؟ کیا اس کا باعث کسی آسمانی مصلح کی مخالفت تو نہیں؟

۴۔ جمعیۃ العلماء اور نظریۂ پاکستان کی مخالفت

روزنامہ الجمعیۃ دہلی بحوالہ اخبار مدینہ بجنور زیرِ عنوان "حقیقت بے نقاب" لکھتا ہے:-

"وہ جماعت جس نے تحریک نظریۂ پاکستان کی مخالفت کی اور اسے کبھی منظور نہیں کیا جمعیۃ علماء ہند تھی اور اس کے رہنما جنہوں نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں تقسیم ہند کے پلان کی مخالفت کی مجاہدِ ملّت حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن تھے۔"

(الجمعیۃ ۳؍ستمبر ۷۲ء ص۲)

الفرقان۔ جمعیۃ العلماء روزِ اوّل سے نظریۂ پاکستان کی مخالف رہی ہے اور اب بھی مخالفت کر رہی ہے۔ اس کے جو ارکان پاکستان آئے ہیں ان کے نصب العین میں تبدیلی نہیں آئی صرف طریقِ کار بدل گیا ہے۔ پاکستان کی جمعیۃ العلماء بھی اسی کام کے درپے ہے۔

۵۔ "عالمِ عقبیٰ میں آپ کہاں ہوں گے؟"

ان دنوں پادریوں کی طرف سے مندرجہ بالا عنوان کا ایک ٹریکٹ بکثرت تقسیم کیا جا رہا ہے جس میں لکھا ہے کہ:-

"اگر آپ نے خداوند یسوع مسیح کو اپنی زندگی کا آقا و مولا تسلیم نہ کیا تو آپ اندھا دھند ابدی ہلاکت کے کشادہ راستے پر گھسیٹے جا رہے ہیں۔"

اوّل تو یہ اندازِ تبلیغ مسیحیوں کے لئے مفید نہیں۔ دوم مسلمان اللہ تعالیٰ کو واحد اور مسیح کو اس کا رسول مانتے ہیں۔ انجیل یوحنا ۱۷؍۳ میں اس اعتقاد کے رکھنے والوں کیلئے "ہمیشہ کی زندگی" کی خوشخبری موجود ہے اسلئے عالمِ عقبیٰ میں سزا تو ان کو ملیگی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا انکار کر کے اس کے لئے بیٹا اور شریک تجویز کرتے ہیں۔ پس عیسائیوں کو اپنی فکر کرنی چاہئے +

حاصلِ مطالعہ

ختم کے معنے کمال!

جناب منشی غلام سرور صاحب نے اپنی کتاب گلدستہ کرامات مطبوعہ مطبع مفید عام سیالکوٹ میں حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب و کرامات کو جمع کیا ہے۔ یہ کتاب متعدد مرتبہ دہلی اور لکھنؤ میں بھی طبع ہو چکی ہے۔ مطبع مفید عام سیالکوٹ میں ۱۳۲۴ھ ہجری میں طبع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۱۲۰ پر مندرجہ ذیل نظم شائع ہوئی ہے:۔

تیرے نورِ رُخ پہ نورِ مصطفائی ختم ہے
چہرۂ روشن پہ حسنِ مرتضائی ختم ہے
مرسلوں میں جیسے پیغمبر تھے ختم المرسلینؐ
تجھ پہ اے محبوب دوراں بادشاہی ختم ہے
میرِ میراں تم ہو تیری ذات پر میری ہے ختم
تم بڑے ہو سب سے بس تم پر بڑائی ختم ہے
آپ ہو محبوبِ حق مطلوبِ حق منظورِ حق
ذاتِ برحق پر تمہاری حق نمائی ختم ہے
ختم تیرے حُسنِ نور افشاں پہ ہے جلوہ گری
چہرۂ روشن پہ تیرے روشنائی ختم ہے
راستی کا راستہ ہر اک کو دکھلاتے ہو تم
رہنمائے خلق تم پر رہنمائی ختم ہے
بس ہے اظہارِ محبت تم پہ اے محبوبِ حق
منحصر ہے دوستی اور آشنائی ختم ہے
کیوں نہ حل ہو سرورِ بیدل کی مشکل آن میں
تجھ پہ اے مشکل کشا مشکل کشائی ختم ہے

(گلدستہ کرامات صفحہ ۱۲۰)

سورۃ الانعام ع۳

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کے ساتھ

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ

اس سے بڑا ظالم کون ہے جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افتراء کیا یا اللہ تعالیٰ کی آیات واحکام کو جھٹلایا؟

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

یقیناً حقیقت یہ ہے کہ ظالم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ اس دن کو یاد کرو جب ہم ان سب کو اُٹھائیں گے پھر

نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ

مشرکوں سے کہیں گے کہ کہاں ہیں وہ تمہارے شریک معبودانِ باطلہ جن کے متعلق تم بڑے بڑے

تفسیر۔ سورۃ انعام ع۳ میں دس آیات ہیں۔ ان آیات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے دلائل بیان ہوئے ہیں۔ مشرکین کے عقیدہ و عمل کی کمزوری واضح کی گئی ہے اور ان کے حسرتناک انجام کا ذکر ہوا ہے۔

پہلی آیت میں فرمایا کہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا ایک طرف ہے اور آیاتِ الٰہیہ کے مکذبین دوسری طرف ہیں۔ منکرین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری اور کذاب قرار دیتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منکرین کو اللہ کے احکام کا مکذب ٹھہراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتا ہے تو وہ بہت بڑا ظالم ہے اور اسی طرح جو لوگ آیاتِ الٰہیہ کو جھٹلاتے ہیں وہ بھی بڑے ظالم ہیں اب موجودہ دو متقابل گروہوں میں سے ایک فرد ظالم ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے اور منجانب اللہ ہیں تو منکروں کو ظالم ماننا پڑے گا اور اگر وہ حق پر ہیں اور حضور معاذ اللہ افتراء کر رہے ہیں تو آپ بڑے ظالم

تَزْعُمُوْنَ ○ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ

دعوے کیا کرتے تھے ۔　پھر جونہی ان پر عذاب (اس جگہ فتنہ کے معنے عذاب ہیں) وارد ہوگا وہ کہنے لگ جائیں گے کہ ہم اللہ

رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ○ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

اپنے رب کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم ہرگز مشرک نہ تھے ۔　تم دیکھو کہ یہ لوگ اب اپنی جانوں پر کس طرح جھوٹ بول رہے ہیں

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ

اور جو افترا وہ زندگی بھر کرتے رہے آج ان سے اوجھل ہوگیا ہے ۔　ان میں سے بعض بظاہر تیری طرف کان لگاتے ہیں ۔

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ

حالانکہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے کر دیئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ان باتوں کو نہیں سمجھتے　اور ان کے کانوں میں

وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا

بوجھ ڈال دیا ہے ۔ اگر وہ ہر قسم کا نشان بھی مشاہدہ کرلیں تب بھی اس پر ایمان نہ لائیں گے ۔　یہ لوگ　جب

ہوں گے ۔ فرمایا **طریقِ فیصلہ** یہ ہے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ جو بھی ظالم ہے وہ اپنے مقصد میں ناکام و نامراد رہے گا ۔

اس آیت میں یہ **معیار** بیان ہوا ہے کہ جھوٹا مدعیٔ نبوت ناکام و نامراد رہتا ہے اور سچے مدعی کے منکرین اور مکذبین آخرکار ناکام و نامراد ہوتے ہیں ۔ اس معیار سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بھی پرکھی جاسکتی ہے اور دوسرے سب نبیوں کی سچائی بھی معلوم ہوسکتی ہے ۔ اس معیار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی بھی پرکھی جاسکتی ہے ۔

دوسری ، تیسری اور چوتھی آیات میں مشرکین کے حشر اور انجام کو ذکر کیا ہے ۔ فرمایا کہ آج تو وہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں مگر جب حشر میں ان سے مطالبہ ہوگا کہ اپنے مزعومہ بتوں کو پیش کرو تو وہ حلف اُٹھا کر کہیں گے کہ ہم تو شرک نہ کیا کرتے تھے ۔ یہ اس سزا اور عذاب کا فوری نتیجہ ہوگا جو اُن پر نازل ہوگا ۔ انہیں یاد نہیں رہے گا کہ وہ دنیا میں کتنے افترا کیا کرتے تھے اور کس کس بت کے پجاری بنے پھرتے تھے ۔

جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا

تیرے پاس آتے ہیں تو تجھ سے جھگڑا کرتے ہیں کافر لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن تو

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ ج

پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ وہ لوگوں کو قرآن مجید یا رسول اکرمؐ سے روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور رہتے ہیں

وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ○ وَلَوْ تَرٰٓى

وہ اس طریق سے صرف اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں انہیں شعور نہیں ہے۔ اے کاش اگر تو انہیں اسوقت دیکھتا

اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

جب وہ آگ (جہنّم) پر کھڑے کئے جائیں گے اور یہ کہینگے کہ کاش ہمیں دنیا میں واپس لوٹایا جائے اور ہم اپنے رب کی آیات کی

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا

تکذیب نہ کریں بلکہ ہم مومنوں میں سے ہو جائیں۔ ہاں اسوقت چونکہ ان پر وہ امور کھل جائینگے جنہیں وہ

پانچویں آیت میں مشرکین کے اس طریق کو واضح فرمایا ہے جو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر اختیار کر رکھا تھا۔ وہ حضورؐ کے پاس آ کر جھگڑا کرتے اور بار بار کہتے کہ یہ قرآنی دلائل بھی کوئی دلائل ہیں یہ تو پہلے لوگوں کے محض افسانے ہیں۔ اس ظالمانہ مجادلہ کا طبعی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے نہ دل صحیح کام کرتے ہیں اور نہ کان۔ وہ نہ آیاتِ الٰہیہ پر غور کرتے ہیں اور نہ ہی کلماتِ حق کو توجہ سے سنتے ہیں۔ آخر کار ان کے کان بیکار ہو جاتے ہیں گویا ان میں بوجھ ڈال دیا گیا ہے اور دل بھی بے فائدہ ثابت ہوتے ہیں۔ گویا اُن پر پردے ہیں۔

چھٹی آیت میں کفار کے غیر شعوری طور پر ہلاکت کے گڑھے میں گرتے چلے جانے کا ذکر فرمایا کیونکہ وہ اس راہِ حق سے، جو ایک ہی کامیابی کی راہ ہے، دوسروں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی دن بدن اس سے دُور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ساتویں اور آٹھویں آیت میں منکرین کے انجام یعنی جہنّم کا ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ اس وقت

يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ

قبل ازیں پوشیدہ کیا کرتے تھے۔ (اسلئے ایسی باتیں کرتے ہیں) ورنہ اگر ان کو لوٹایا بھی جائے تو پھر وہ انہیں باتوں کو دوبارہ اختیار کرلینگے

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

یقیناً وہ لوگ جھوٹے ہیں ان لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ہماری ورلی زندگی ہی ہے

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ

ہم (مرنے کے بعد) ہرگز اٹھائے نہ جائیں گے۔ اگر تو انہیں اُس وقت دیکھے جب وہ اپنے ربّ کے سامنے لاکر کھڑے کئے جائینگے

قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ

اور وہ ان سے فرمائیگا کہ کیا یہ حشر برحق نہ تھا؟ تو وہ پکار اُٹھیں گے کہ ضرور برحق تھا ہمیں اپنے رب کی قسم ہے تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ ع ٣/١٠ ٩

کہ اب تم اپنے کفر کے باعث عذاب چکھو۔

وہ لوگ خواہش کریں گے کہ ہم کو دوبارہ دنیا میں جانے کا موقعہ ملے تو ہم تکذیب کی راہ کو چھوڑ کر ایماندار بن جائیں۔ فرمایا کہ یہ محض ان کے مُنہ کی بات ہے، آج وہ اپنی پچھلی روش کو بھول چکے ہیں ورنہ اب بھی وہ لوٹا دیئے جائیں تو پھر وہی نار وا حرکات کریں گے جن سے انہیں روکا جاتا رہا ہے۔

نویں آیت میں ان کی سب عملی بُرائیوں کی جڑ یعنی **انکارِ قیامت** کا ذکر فرمایا ہے کیونکہ جو لوگ اسی ورلی زندگی کو ہی اصل سمجھ لیتے ہیں اور حشر و نشر کا انکار کر دیتے ہیں ان کے اعمال میں صلاحیت پیدا نہیں ہوسکتی۔ اُن کے کام اللہ کے لئے نہیں ہوتے۔

دسویں آیت میں منکرینِ قیامت کی اس پیشی کا ذکر فرمایا جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ بطور اتمام حجت فرمائے گا کہ آیا ہمارا حشر و نشر کا وعدہ برحق نہ تھا؟ کفار اقرار کریں گے کہ ہاں ٹھیک تھا۔ مگر اس وقت یہ اقرار ان کو کوئی فائدہ نہ دے گا اور انہیں عذاب جہنم میں مبتلا ہونا پڑے گا۔

حمد و تسبیح کا ہمہ گیر نظام

(محترم جناب چودھری عبد السلام صاحب اختر ایم اے)

کیا غور کے قابل نہیں قرآں کی یہ آیات!
تسبیح سے خالی نہ زمیں ہے نہ سمٰوات!
یہ خطۂ ارضی ہو یا وہ خطۂ شمسی!
اِک فرض کی تکمیل میں مصروف ہیں دن رات
پیدا ہے ہر اک نوع سے تخلیق کا مقصد!
ظاہر ہیں ہر اک چیز سے فطرت کے کمالات
ہر ذرہ ہے سُورج کی تجلّی کا خزینہ!
ہر قطرے کے سینے میں سمندر کی کرامات
یہ نُدرتِ انوار میں ڈھلتے ہوئے جلوے
یہ وقت کے سیلاب میں بہتے ہوئے لمحات
یہ انجم و مہتاب سے چھوٹی ہوئی کرنیں!
یہ وادی و کہسار میں اُڑتے ہوئے ذرّات
لکھی ہوئی دیکھی ہیں چٹانوں کی جبیں پر
اِن آنکھوں نے بکھرے ہوئے پھولوں کی حکایات
اے دوست! نہ دیکھ ایک ہی اندازِ نظر سے
ہر چیز کا مخصوص ہے اندازِ مناجات

شَانُ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

(جناب پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے)

قَدْ جَاءَ فِي الْقُرْآنِ كُلُّ هِدَايَةٍ ... وَّشَرِيْعَةٍ وَّحَقِيْقَةٍ اَبَدِيَّةٍ
بِالْبَيِّنَاتِ النَّيِّرَاتِ أَتَانَا ... مِنْ رَّبِّنَا الرَّحْمٰنِ اٰيَةُ رَحْمَةٍ
هُوَ قَوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاِنَّهٗ ... فَاقَ الصَّحَائِفَ كُلَّهَا بِفَضِيْلَةٍ
اَكْمَلُ بِمَا اَوْفَرُ بِمَا اَلْطَفُ بِمَا ... قَدْ جَاءَ فِيْهِ مِنْ حَقَائِقِ حِكْمَةٍ
وَعُلُوْمُهٗ وَنِكَاتُهٗ وَفُيُوْضُهٗ ... فِيْ كَثْرَةٍ كَالْبَحْرِ دُوْنَ نِهَايَةٍ
مَا فِطْرَةُ الْاِنْسَانِ تَطْلُبُ فِيْهِ ... يَا حَبَّذَاهُ مِنْ صَحِيْفَةِ فِطْرَةٍ
قَدْ طَهَّرَ الْفُرْقَانُ كُلَّ خَبِيْثٍ ... يَا حَبَّذَاهُ مِنْ كِتَابِ طَهَارَةٍ
فِيْهِ اُصُوْلُ اَمَانَةٍ وَّدِيَانَةٍ ... وَّعَدَالَةٍ وَّطَهَارَةٍ وَّعِبَادَةٍ
وَنُبُوَّةٍ وَّخِلَافَةٍ وَّاِمَامَةٍ ... وَّتَمَدُّنٍ وَّرِيَاسَةٍ وَّسِيَاسَةٍ
فِيْهِ الدَّقَائِقُ وَالْعُلُوْمُ جَمِيْعُهَا ... وَمِنَ الْمَعَارِفِ فِيْهِ كُلُّ خَزِيْنَةٍ
فِيْ قَلْبِ مَاهِيَةِ الْعِبَادِ كَمَا لَهٗ ... اِنِّيْ اَرٰى بِتَعَجُّبٍ وَّبِحَيْرَةٍ
لِلْعُرْبِ فِيْ تَغْيِيْرِهٖ حَالَاتِهِمْ ... قَدْ قَلَّبَ الْقُرْاٰنُ طُهْرَ مَجَنَّةٍ
اَحْيَاهُمْ مِنْ مَّوْتِ كُلِّ ضَلَالَةٍ ... وَّخَبَاثَةٍ وَّقَبَاحَةٍ وَّنَجَاسَةٍ
فِيْهِمْ اِذِ الْقُرْاٰنُ نَفَخَ بِصُوْرِهٖ ... قَامُوْا كَاَحْيَاءٍ بِبَرَكَةِ نَفْخَةٍ
مِنْ قَبْلُ كَانُوْا كَمِثْلِ سَقَطِ مَتَاعٍ ... مِنْ بَعْدِ مَا نَفَخُوْهُ صَارُوْا كَدُرَّةٍ
فِيْ كُلِّ جُمْلَتِهٖ كَمَالُ بَلَاغَةٍ ... فِيْ كُلِّ لَفْظٍ مِّنْهُ يَتِمُّ فَصَاحَةٍ
مِنْ عِنْدِ خَلَّاقِ الْوَرٰى تَنْزِيْلُهٗ ... حَقٌّ وَّنُزِّلَ عِنْدَ عَيْنِ ضَرُوْرَةٍ
مِنْ رَّبِّنَا الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ اَتٰى بِهٖ ... مَا فِيْهِ مِنْ سِحْرٍ وَّقَوْلِ كَهَانَةٍ
فِيْ ذِكْرِ تَوْحِيْدٍ كِتَابٌ جَامِعٌ ... وَاِلٰى سَبِيْلِ اللّٰهِ اَكْمَلُ دَعْوَةٍ
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَنَا قُرْاٰنُنَا ... لِتَعَلُّقٍ بِاللّٰهِ اَوْثَقُ عُرْوَةٍ
نُؤْتَى الْمَعَالِيَ وَالْمَرَاتِبَ كُلَّهَا ... لَئِنِ اتَّبَعْنَاهُ بِكُلِّ عَزِيْمَةٍ

واقفِ زندگی کے لئے ملحیۂ فکریہ

محبّت ہی سے ہیں دل جیتنے ہر قوم کے ہم نے

(جناب مولانا محمد صدیق صاحب ایم۔اے، جزائر فجی)

خموش اے دل! بھری محفل میں چلایا نہیں کرتے
جو سچی بات کہدے اس کو جھٹلایا نہیں کرتے

غریبوں غم نصیبوں پہ ستم ڈھایا نہیں کرتے
کسی کا دل دُکھا کر اس پہ اِترایا نہیں کرتے

محبت کرنے والا دل بڑی مشکل سے ملتا ہے
محبت کرنے والے دل کو ٹھکرایا نہیں کرتے

محبت ہی سے ہیں دل جیتنے ہر قوم کے ہم نے
تشدد سے کبھی بات اپنی منوایا نہیں کرتے

ڈرا مت ہم کو اے زاہد! تو انجامِ محبت سے
کرم اہلِ وفا پر ایسے فرمایا نہیں کرتے

یہ مانا ختم ہے ہر حسن و احساں آپ پر لیکن
مری جاں! چاہنے والوں کو تڑپایا نہیں کرتے

ضروری ہو جہاں حق بات کہنی بے دھڑک کہدیں
حقیقت کے بیاں کرنے سے شرمایا نہیں کرتے

خبر اُڑتی ہوئی لیکن کوئی جب آپ بھی سُن لیں
بلا تحقیق اوروں تک وہ پہنچایا نہیں کرتے

وہ جن کے دل کی آنکھیں نورِ قرآنی سے روشن ہیں
اندھیروں میں کبھی وہ ٹھوکریں کھایا نہیں کرتے

نہیں وعدہ خلافی مردِ حق کی شان کے شایاں
کسی سے عہد کر کے پھر مکر جایا نہیں کرتے

امیر المومنیں کے ہاتھ پر جب کر چکے بیعت
ملال و مَیل پھر دل میں کوئی لایا نہیں کرتے

خدا کے نام پہ اک بار کوئی پیشکش کر کے
اُسے واپس پھر اپنے پاس لوٹایا نہیں کرتے

تو "واقف" ہے تو رہ تا زندگی ثابت قدم اس پر
کہ سر راہِ خدا میں دے کے پچھتایا نہیں کرتے

ہزاروں بستیاں صدیوں سے ہیں تاریک اے ہمدم تیری
قدم آگے بڑھا اِس رہ میں سستایا نہیں کرتے

وہ جن کی زندگی سب وقف ہے اسلام کی خاطر
وہ سیم و زر کے لالچ میں کبھی آیا نہیں کرتے

خدا کرتا ہے خود ہی انکی ساری حاجتیں پوری
وہ غیر اللہ کے آگے ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

خدا سے لو لگا، پھر دیکھ ہوتی ہیں وفائیں کیا
یہ دوست یار وقت آنے پہ کام آیا نہیں کرتے

عمل جن پر کبھی اے دوست تو خود بھی نہیں کرتا
سبق نیکی کے وہ اوروں کو پڑھایا نہیں کرتے

مصیبت پیش خیمہ ہوتی ہے خوشیوں کی آمد کا
مصائب سے کبھی صدیق گھبرایا نہیں کرتے

فقط دینِ احمدؐ رہے گا مدام!

(جناب مولوی محمد یعقوب صاحب امجد مولوی فاضل)

۲۵ راگست کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں خطبۂ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ اب اسلام کا انقلابِ عظیم برپا ہونے ہی والا ہے۔ اس لئے کہ سرمایہ داری کا نظام دم توڑ رہا ہے۔ اشتراکی نظام بوڑھا ہو چکا ہے اور چینی سوشلزم بھی جوانی سے گزر کر بڑھاپے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ یہ سب امور اسلام کے انقلابِ عظیم کے لئے تمہید کے طور پر وقوع میں آرہے ہیں۔ یہ وقت ہماری بیداری کا وقت ہے۔

خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو یوں نظم کیا ہے :-

اِنقلابِ عظیم

ہوا دَورِ سرمایہ داری تمام
تنزّل میں ہے اشتراکی نظام
نہ چینی مُساوات کو ہے دوام
فقط دینِ احمدؐ رہے گا مُدام
اُٹھو! آگیا انقلابِ عظیم
اُٹھو! آگیا انقلابِ عظیم

حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ کی تلاش میں

عالمِ ارواح میں ہبوط — عیسائی عقیدے کا ارتقاء

(از جناب شیخ عبدالقادر صاحب۔ لاہور)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ نے حضرت مسیح

علیہ السلام کو صلیبی موت سے بچا لیا۔

حادثۂ صلیب کے کچھ عرصہ بعد حضرت مسیح

علیہ السلام بنی اسرائیل کے اسباطِ عشرہ کی تلاش میں

بلادِ شرقیہ کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ ان اسباط کو

صحفِ سماوی کے محاورہ میں "سوکھی ہوئی ہڈیاں"

"قبروں میں پڑے ہوئے مُردے" کہا گیا۔ اسی محاورہ

سے عیسائیوں میں یہ روایت پروان چڑھی کہ ہمارے آقا

تحت الارض علاقوں میں

جہانِ مُردگان میں اُتر گئے۔ وہاں

انہوں نے انجیل کی منادی کی۔

آگے چل کر اس عقیدے کی یہ شکل ہو گئی کہ یسوع مسیح

گنہگار روحوں میں منادی کے لئے دوزخ میں اُتر

گئے۔ اہلِ دوزخ آپ پر ایمان لائے۔

اس عقیدے کا ارتقائی مطالعہ دلچسپی سے

خالی نہیں۔ اس کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ترتیب کچھ یوں

بنتی ہے۔

(۱)

چھٹی صدی قبل مسیح میں حزقی ایل نبی جلاوطن

بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ وہ یہود کے ساتھ بابل

میں جلاوطنی کے دن گزار رہے تھے۔ انہوں نے

کشف میں دیکھا کہ ایک ہڈیوں سے بھری ہوئی وادی

میں وہ اُترے۔ خداوند نے پوچھا۔

اے ابن بشر! کیا یہ ہڈیاں زندہ ہونگی؟

آپ نے جواب دیا۔

اے میرے آقا! تو ہی جانتا ہے۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس وادی

کی ہڈیاں اور قبروں میں پڑے ہوئے مُردے یقیناً

زندہ ہوں گے۔ تعبیر یہ بتائی گئی کہ ہڈیوں سے مراد

اسرائیل کا جلاوطن گھرانا ہے۔ ایک وقت آئے گا

کہ میرا بندہ داؤد ان کا بادشاہ ہوگا اور ان سب کا

ایک ہی چرواہا ہوگا۔ (حزقی ایل ۳۷ باب)

اس پیشگوئی کے باعث بنی اسرائیل یہ ضروری
خیال کرتے تھے کہ مسیح جلاوطنوں کو واپس لانیوالا
ہوگا۔ وہ ان کو حیات نو بخش کر اپنے وطن میں واپس
لائے گا۔ اس طرح وہ اپنے مقدسین کے ساتھ ابد
تک یروشلم میں حکومت کرے گا۔

(۲)

حضرت مسیح علیہ السلام رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ تھے۔ جب یہود کی مخالفت بڑھ گئی
تو آپ نے اشارہ کیا کہ میں بنی اسرائیل کے منتشر
اسباط کے پاس جاؤں گا۔ وہ میری آواز سنیں گے۔
پھر ایک ہی چرواہا ہوگا اور ایک ہی گلہ۔ لوگوں نے
کہا تو کیسی باتیں کرتا ہے؟ مسیح نے جلاوطنوں کو لانا
تھا اور ابد تک یروشلم میں رہنا تھا تو یہاں سے
بھاگنے کی باتیں کر رہا ہے۔ انجیل یوحنا کے الفاظ
ہیں:-

"تب یہود نے آپس میں کہا یہ کہاں
جائے گا کہ ہم اسے نہ پائیں گے۔ کیا
یہ ان کے پاس جائیگا جو غیر قوموں
میں پراگندہ ہیں۔ اور غیر قوموں کو تعلیم
دے گا۔ یہ کیا بات ہے جو اس نے
کہی ہے کہ تم مجھے ڈھونڈو گے اور
نہ پاؤ گے۔ اور یہ کہ جہاں میں ہوں تم
نہیں آسکتے۔" (یوحنا ۷/۳۵-۳۶)

آگے چل کر حضرت مسیح فرماتے ہیں:-

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس
بھیڑخانہ کی نہیں۔ ضرور ہے کہ میں انہیں
بھی لاؤں۔ اور وہ میری آواز سنیں گی
اور ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا
ہوگا۔" (یوحنا ۱۰/۱۶)

یہودیوں نے کہا:-

"ہم نے شریعت کی یہ بات سنی ہے
کہ مسیح ہمیشہ تک (یروشلم میں حکمران)
رہے گا۔ پھر تو کیوں کہتا ہے کہ ضرور
ہے ابن انسان (تم میں سے) اٹھایا
جائے؟ یہ ابن انسان کون ہے؟
یسوع نے ان سے کہا کہ اور تھوڑی
دیر تک نور تمہارے درمیان ہے۔"
(یوحنا ۱۲/۳۴-۳۵)

ایک بہت بڑے عیسائی عالم چارلس کٹلر ٹوری
(CHARLES CUTLER TORREY) نے
بتایا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان آرامی تھی۔
آرامی میں "اٹھانے جانے" کے لئے جو لفظ ہے
اس کے معنے زمین یا ارض فلسطین سے ہجرت کے
بھی ہیں (FOUR GOSPELS P. 214 Note)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے
ذہن میں حزقی ایل نبی کی پیشگوئی تھی جس میں یہ بتایا گیا
تھا کہ مردہ ہڈیوں کی وادی میں "مسیحا" اترے گا۔
ان میں گوشت پوست اور زندگی کے آثار پیدا
ہوں گے۔ پھر ایک ہی چوپان ہوگا اور ایک ہی گلہ۔
حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میرے لئے ضروری ہے کہ

میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں جاؤں۔ یہودی سمجھ گئے کہ اشارہ بنی اسرائیل کے جلاوطن قبائل کی طرف ہے۔

(۳)

حضرت مسیح علیہ السلام کے اِس مشن کی طرف پولوس رسول نے بھی اشارہ کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ:-

"پیشگوئیوں کی رُو سے واجب
تھا کہ مسیح دُکھ اُٹھائے اور سب سے
پہلے مُردوں میں سے زندہ ہو کر
اسرائیل اور غیر قوموں میں نور کا
اشتہار دے" (اعمال ۲۶/۲۳)

(۴)

حادثہ صلیب کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل کے اُن اسباط میں چلے گئے جو غیر قوموں میں بسے ہوئے تھے۔ اُن کی صدائے بازگشت ہمیں ابتدائی عیسائیوں کی نظموں میں ملتی ہے جو وہ اپنے معابد میں گایا کرتے۔ دوسری صدی میں بلادِ مشرقیہ کے سُریانی عیسائیوں کے پاس نظموں کا ایک خوبصورت مجموعہ تھا جنہیں وہ غزلاتِ سلیمان کہتے تھے۔ بیشتر نظموں میں حضرت مسیح دنیا سے مخاطب ہیں۔ ان کا مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے موت کے گھراؤ سے نکال لیا۔ میں نے دوبارہ زندگی پائی۔ میں ان لوگوں کے پاس پہنچا جو منتشر ہیں۔ وہ مثل اموات تھے میرے انفاس سے زندہ ہو گئے۔

ان نظموں میں مُردوں کے پاس جانے کا استعارہ موجود ہے لیکن مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے "جہانِ مردگان" میں میں گیا اور وہ زندہ ہو گئے۔ گویا حزقی ایل نبی کے محاورے میں بات کی گئی۔ اس کے استعارات کو دُہرایا گیا۔

بعض نظموں کے اقتباس درج ذیل ہیں:-

(۱) وہ ذات جو مجھے اُوپر سے نیچے لائی
وہ مجھے نچلے علاقوں سے اُوپر لیجائیگی۔
اس نے مجھے اختیار دیا کہ میں
بندھنوں کو کھول دوں۔
(اے میرے خدا) تُو نے قبروں میں
سے نکال کر ان کو چُن لیا اور مُردوں
میں سے ان کو الگ کر لیا۔
تُو نے مُردہ ہڈیوں کو گوشت پوست
کے اجسام میں بدل دیا۔
وہ بے حس و حرکت پڑے تھے
تُو نے انہیں رمقِ حیات سے قوت
بخشی۔" (تلخیص غزل نمبر ۲۲)

(۲) میرے تمام ایذا دہندہ دراصل مُردہ
ہیں کیونکہ میں زندہ ہوں میں اُٹھ
کھڑا ہوا میں برباد نہ ہوا گو انہوں
نے میری تباہی کا منصوبہ بنایا پاتال
نے مجھے دیکھا وہ مضطرب ہو گیا (مجھے
اس نے قبول نہ کیا) موت نے مجھے
اپنے چھلکے سے باہر پھینک دیا۔
میں اس درجہ زخمی اور تلخ کام تھا کہ

میں موت کے ساتھ اس کی گہرائیوں
پاتال تک اتر گیا لیکن میرے پاؤں
اور سر کو اس نے چھوڑ دیا اور میں نے
اس جہانِ مردگاں میں زندہ انسانوں
کی ایک جماعت بنائی اور میں نے
زندہ ہونٹوں سے اُن سے کلام کیا۔
وہ لوگ جو کہ مر چکے تھے میری طرف
لپکے۔ وہ چلاّئے اور انہوں نے
کہا خدا کے بیٹے ہم پر ترس کھا ہمیں
ظلمتوں کے بندھنوں سے رہائی دے۔
ہمیں بھی اپنے ساتھ نجات سے ہمکنار
کر کیونکہ تو ہمارا نجات دہندہ ہے۔
میں نے اُن کی آواز سنی اور اُن کی
پیشانیوں پر اپنے نام کی مہر ثبت کر دی
اب وہ آزاد مرد ہیں۔ وہ میرے
ہو چکے۔ (غزل ۴۲)

(۳) میں اپنے تمام اسیروں کے پاس
رہائی دینے کے لئے پہنچا اس عزم
کے ساتھ کہ کسی آدمی کو بندھا ہوا یا
باندھنے والا نہ چھوڑوں گا میں نے
قلوب کی سرزمین میں اپنے ثمرات
کی کاشت کی اور انہیں اپنی ہیئت
میں بدل دیا اور لوگ مجھ سے برکت
حاصل کر کے زندہ ہو گئے وہ میرے
ارد گرد جمع ہو گئے اور بچا لئے گئے

کیونکہ وہ میرے افراد خانہ تھے
اور میں ان کا سردار تھا۔ (غزل ۱۲)

اِن نظموں کا انکشاف بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں ہوا۔ یہ سریانی مناجات ۱۹۰۹ء میں شائع ہوئیں۔ ملاحظہ ہو (The Lost Book of The Bible)۔

(۵)

اِن نظموں کے بعد باطنی عیسائیوں نے ایک انجیل مرتب کی، وہ بھی گم تھی۔ مصر کے آثار سے اس کا ایک نسخہ ملا ہے۔ اس کا نام انجیل صدق ہے۔ ساری انجیل استعارات سے پُر ہے کیونکہ رومن دور میں کھُل کر بات کرنا خطرات کو مول لینے کے مترادف تھا۔ انجیل صدق میں لکھا ہے کہ صلیبی موت کے بعد حضرت مسیحؑ نے دوبارہ زندگی حاصل کی۔ ایک نیا جسم ان کو مل گیا جس میں وہ گم شدہ اُمت کی تلاش کے لئے روانہ ہو گئے۔

تاریخ میں دوسری صدی کے اس فرقہ کا نام ولینٹنس ہے جس نے "انجیل صدق" مرتب کی۔ "ولینٹنس" (VALNTINNS) ایک باطنی عالم تھا جس کی طرف یہ فرقہ منسوب ہے۔

ولینٹنس کا یہ دعویٰ تھا کہ حضرت مسیحؑ حادثہ صلیب کے بعد ۱۸ ماہ تک حواریوں کے ساتھ رہے۔ اس دور کی تعلیم مخفی صحائف میں موجود ہے۔ عیسائی عالم آرنیس (IRENAEUS) ۱۸۰ عیسوی میں لکھتا ہے :-

"ونیشین کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح جی اُٹھنے کے بعد ۱۸ ماہ تک حواریوں کے ساتھ رہے اور انہیں تازہ وحی سُناتے رہے۔ جو کہ مخفی صحائف میں بند ہے"[1]

اس روایت کی صدائے بازگشت بصر کے آثار سے نکلنے والی قبطی اناجیل میں بھی موجود ہے۔ اس قبطی لٹریچر میں کتاب یعقوب شامل ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ صلیبی واقعہ کے بعد ۵۵۰ دن یعنی تقریباً ڈیڑھ سال تک حضرت مسیح علیہ السلام مخفی زندگی بسر کرتے رہے اور حواریوں کو ملتے رہے۔ اس دور کی انجیل کے متعلق یعقوب نے پطرس سے کہا:۔

"چونکہ تم مقدس نجات کے خادم ہو ضبط سے کام لو۔ اس کتاب کو عوام پر ظاہر نہ کرو۔ یہ خواص کیلئے ہے ہمارے نجات دہندہ یہی چاہتے ہیں"[2]

ظاہر ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد بہت سی باتیں مخفی رکھی گئیں۔ بعض واقعات استعاروں میں بیان کئے گئے۔ ان میں "جہان مُردگان" میں منادی کا استعارہ بھی شامل ہے۔

انجیل صدق کے بعض حوالے درج ذیل ہیں حضرت مسیح کے متعلق لکھا ہے:۔

(۱) "وہ ایک ایسا چوپان تھا جس نے اپنی ننانوے بھیڑوں کو جو کہ موجود تھیں اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور ایک ایسی بھیڑ کی تلاش میں روانہ ہو گیا جو کہ گم شدہ تھی۔ وہ بہت خوش ہوا جب اُس نے اُسے پالیا۔ .... اُس نے اپنی اس گم شدہ بھیڑ کی تلاش میں جو کہ قعرِ مذلت میں تھی سبت کے دن بھی کام کیا۔ اُس نے اس بھیڑ کو گڑھے سے نکال لیا اور اس کی جان بچا لی۔

وہ اپنے پودوں کو بخوبی جانتا ہے کیونکہ اپنے ہاتھوں سے اُس نے انہیں اپنے فردوس میں لگایا۔ اور اس کی جنت وہ ہے جو اُس کے لئے امن اور قرار کی جگہ ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے اس فرقہ کو بھی تلاش کر لیا جو کہ دُور (مشرق میں) بھٹک رہا تھا اور اپنے بھائیوں سے منقطع تھا۔ پھر لکھا ہے:۔

(۲) "اسے حوالۂ صلیب کر دیا گیا اور اس کے جسم میں کیل ٹھونکے گئے۔

---

[1] Study of the Gospels by Westcott P-460

[2] The Theology of the Gospel of Thomas by Gartner P-120-121

اس نے خود کو موت کے حوالہ کر کے
فروتر کر دیا لیکن ہمیشہ کی زندگی کا
جامہ اسے پہنا دیا گیا۔ اس نے
ناپائیدار لباس اتار پھینکا اور
ایسا لباس زیب تن کر لیا جو کہ خراب
نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی اسے اس
سے چھین سکتا ہے۔ خوف و ہراس
کے سنسان علاقوں میں داخل ہو کر
وہ اُن لوگوں کے سامنے سے
گزرا جو کہ خوابِ غفلت میں مدہوش
تھے۔ ..... اس نے بہت سے
لوگوں کو گمراہی سے بچا لیا۔ وہ
اُن جگہوں پر گیا جہاں وہ
رہائش پذیر تھے"

نوٹ :- انجیل صدق کا انگریزی ترجمہ
ایم۔آر۔گرانٹ کی کتاب GNOSTICISM
میں شائع ہو چکا ہے۔

(۶)

دوسری صدی کے نصف میں جسٹن (JUSTIN)
لکھتا ہے کہ یہودی یرمیاہ نبی کی ایک پیشگوئی
کو پردۂ اخفاء میں رکھے ہوئے ہیں جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ مسیح نے آبادِ بنی اسرائیل کی ہدایت
کے لئے جہانِ مُردگان میں جانا تھا۔ پیشگوئی کے
الفاظ یہ ہیں :-
" قدوس خداوند۔ اسرائیل کا خدا
اپنے اُن مُردوں کو بھی یاد رکھتا ہے
جو قبروں میں سوتے پڑے ہیں وہ
نیچے اُتر کر اُن کے پاس جاتا ہے نجات
کی خوشخبریاں سُنانے کے لئے"[۱]

اس بشارت میں دراصل اشارہ تو اس امر کی
طرف تھا کہ بنی اسرائیل کے گمشدہ اسباطِ عشرہ جو کہ
مثل اموات تھے مسیحا کے انفاسِ طیبہ سے زندہ
ہوں گے۔ لیکن عیسائی عالم جسٹن نے اس کی غلط تعبیر
کرتے ہوئے اسے حضرت مسیح کے عالمِ ارواح میں
ہبوط پر چسپاں کر دیا۔

(۵)

دوسری صدی کے آخری ربع میں عیسائی عالم
آئرینیس نے تابعین کے حوالہ سے یہ روایت بیان کی
ہے کہ حضرت مسیح انجیل کی منادی کے لئے عہدِ عتیق
کے بزرگوں کے پاس گئے۔ الفاظ یہ ہیں :-
"یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقا ان
اقطارالارض میں گئے جو کہ زمین کے
نیچے ہیں۔ اپنی آمد کی خوشخبری سُنانے
اور انجیل کی تعلیم دینے کے لئے۔ جو
لوگ اس پر ایمان لائے ان کے گناہ
معاف ہو گئے"[۲]

---

[۱] Jesus by Guicnebert P. 531 Note 3

[۲] Cannon & Text of The New Testament by C.R. Gregory P.102

اریٹیس کے نزدیک حضرت مسیح عہد عتیق کے بزرگوں میں منادی کے لئے گئے تھے کیونکہ وہ لوگ آباد بنی اسرائیل ہونے کے باوصف گناہگار تھے۔ دیکھئے آئرینیس نے اس روایت کا حلیہ بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔

دوسری روایت آئرینیس تک تابعین کے توسط سے یہ پہنچی تھی کہ حضرت مسیح نے بڑھاپے کی عمر میں وفات پائی۔ ایرینیس کہتا ہے کہ حواریوں اور تابعین کی روایت متواترہ ہے کہ حضرت مسیح زندگی کے سب مراحل سے گزرے جس طرح وہ شیر خوار طفل اور جوان تھے اسی طرح بڑھاپے کے دور سے بھی گزرے۔ وہ ہر دَور زندگی میں نمونہ تھے۔

اس روایت کو بھی اریٹیس نے بگاڑ دیا۔ اس نے یہ تاثر دیا کہ حضرت مسیح کی نبوت کا زمانہ چالیس سے پچاس سال تک ممتد ہے۔ چالیس سال کی عمر کے بعد چونکہ بڑھاپا شروع ہو جاتا ہے اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے بڑھاپا بھی دیکھا۔

(۸)

دوسری صدی میں مارشین (MARCION) ایک عیسائی عالم تھا اسے چرچ نے بدعتی قرار دیا۔ مارشین نے بھی ہبوطِ عیسیٰ والی روایت کو غلط رنگ دیا۔ آئرینیس کے بقول وہ لکھتا ہے :-

"پرانے زمانے کے سارے گمراہ
مثلاً روم کے لوگ اور مصر کے
بُت پرست اس گھڑی نجات پا گئے
جب یسوع مسیح تحت الارض علاقوں
میں گئے۔ آپ کی آمد پر وہ لوگ
دَوڑتے ہوئے آئے اور اپنے جہان
(مردگان) میں یسوع کو لے گئے"[1]

ارینیس کہتا ہے کہ ہبوط صلحاءِ بنی اسرائیل کے پاس ہوا اور مارشین کہتا ہے کافروں کے پاس گئے۔ صراطِ مستقیم سے بھٹک کر بھانت بھانت کی بولیاں شروع ہو گئیں۔ یا للعجب!

(۹)

عیسائی عقیدہ ہے کہ صلیب کے بعد خداوند یسوع مسیح عالم ارواح یا دوزخ میں اُتر گئے تھے۔ انجیل میں دوزخ میں اُترنے کا کوئی ذکر نہیں۔ اس عقیدہ کی بنیاد خطِ پطرس کا ایک حوالہ ہے۔ اسے عہد جدید کے "تاریک تر" اور "مشکل ترین مقامات" میں سے سمجھا جاتا ہے۔ خطِ پطرس تغیر و تبدل کے بعد عہدِ جدید کا حصہ بنا۔ اصل بات کیا تھی اور کیا ہو گئی؟ اس کی تحقیق مشکل ہے۔ بہرکیف پطرس کے مکتوب اوّل میں لکھا ہے :-

"یسوع جسم میں تو موت کے حوالہ
کیا گیا لیکن روح میں زندہ کیا گیا
اور روح میں اس نے ان روحوں
کے پاس جا کر وعظ کیا جو قید تھیں۔

---

[1] Early Christian fathers by Richaredson vol I P-368

جو مدت سے اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتار بیٹھے تھیں۔ جس وقت خدا کا صبر نوح کے ایام میں جبکہ کشتی تیار ہو رہی تھی انتظار کر رہا تھا۔"

(خط پطرس ۱ ۳/۱۸ - ۲۰)

آگے لکھا ہے :-

"مردوں کو انجیل کیوں سنائی گئی ؟ اسلئے کہ گو جسمانی طور پر آدمیوں کے موافق انکا انفصال ہوا لیکن خدا کی زندگی سے روح کے لحاظ سے وہ زندہ ہو جائینگے۔"

(۴/۶)

یہ ترجمہ نیو انگلش بائیبل سے کیا گیا ہے علماء کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ بعد کے تغیرات کا آئینہ دار ہے ایک عیسائی محقق لکھتے ہیں کہ عالم ارواح میں ہبوط کا عقیدہ ایک واہمہ اور خیال ہے :-

It was not an early one and results only from later speculation [1]

اس اصل حوالہ کو سمجھنے کے لئے ابتدائی عیسائیوں کی سریانی مناجات کی طرف ہمیں رجوع کرنا ہوگا۔

ایک اقتباس درج کرتا ہوں :-

"میں ایک نئی شخصیت کی ہیئت میں ڈھل گیا اور میں اس حالت میں چلا پھرا۔ میں اپنے تمام اسیروں کے پاس رہائی دینے کے لئے پہنچا۔ ..... اور انہیں اپنی ہیئت میں بدل دیا۔ .... وہ زندہ ہو گئے۔ میرے ارد گرد مجتمع ہو گئے اور بچا لئے گئے کیونکہ وہ میرے افراد خانہ تھے اور میں ان کا سردار تھا۔"

(*The Lost Books of The Bible ods of Solawan No, 17*)

اصل بات صرف اتنی تھی کہ حادثہ صلیب کے بعد گو حضرت مسیح کی طبی موت (CILINICAL DEATH) واقع ہو گئی تھی لیکن حقیقی موت سے آپ بچا لئے گئے۔ آپ طاقت اور ایک نئی روح پاکر جلا وطن یہود کے پاس انجیل کی منادی کے لئے چلے گئے۔ اس واقعہ کو استعارات میں بیان کیا گیا۔ بات بگڑ کر کچھ کی کچھ ہو گئی۔ اصل حقیقت اب بالکل واضح ہے۔

حزقی ایل نبی کے صحیفہ میں جلا وطن بنی اسرائیل کو مُردے بلکہ سوکھی سڑی ہڈیوں سے تعبیر کیا گیا۔ فرمایا کہ ان پر گوشت چڑھے گا۔ ان میں زندگی کی روح داخل ہوگی اور وہ قبروں میں سے زندہ ہو جائینگے۔ ایک داؤدثانی برپا ہوگا۔ اس کے انفاس سے یہ

---

[1] *Jesus by Guignebert P-532*

اعجاز ظاہر ہوگا حضرت مسیح نے اس پیشگوئی کا مصداق اوّل خود کو قرار دیا اور اعلان کیا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے آیا ہوں۔ میں ان کے پاس جاؤں گا۔ وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چوپان ہوگا۔ اس مشن کو پردۂ اخفاء میں رکھا گیا جس کے باعث اصل حقیقت کو لوگ سمجھ نہ سکے اور یہ عقیدہ پروان چڑھا کہ یسوع مسیح مرنے کے بعد زندہ ہو کر عالمِ ارواح میں اُتر گئے۔ وہاں مُردوں میں انجیل کی منادی کی گئی۔ یہ احیاءِ موتیٰ کی روحانی تعبیر ہے۔ وہ جلاوطن قبائل جو سات سو سال سے اپنے مرکز سے کٹ کر مُردہ ہو چکے تھے انفاسِ مسیحا سے زندہ ہو گئے۔ اس طرح احیاءِ موتیٰ کا ظہور ہوا۔ اس تحقیق سے قرآنی صداقت بالکل نمایاں ہے

قرآن حکیم نے بتایا کہ حضرت مسیح کا مشن رسولاً الیٰ بنی اسرائیل ہے۔ بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا کہ وہ گروہ در گروہ دنیا میں منتشر ہیں۔ آیۂ مبارکہ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا اس پر دال ہے۔

دوسری جگہ فرمایا وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ کہ مریم اور ابن مریم کو مصیبت سے نجات دے کر ایک ایسی اونچی جگہ پناہ دی گئی جہاں ان کے لئے جائے قرار تھا۔ چشموں والی سرزمین۔ شاید اس وادی کو حزقی ایل نبی کے صحیفہ میں وادیٔ استخوان کہا گیا جہاں صدیوں سے بنی اسرائیل مثل اموات پڑے تھے حضرت مسیح علیہ السلام کے جانے سے ایک معجزہ رونما ہوا اور وہ زندہ ہو گئے۔ حزقی ایل نبی کے کشف میں ہے :-

"تُو نے اے ابن بشر کیا یہ ہڈیاں زندہ ہونگی؟ میں نے کہا اے مالک خداوند تو ہی جانتا ہے تو اس نے مجھ سے کہا کہ ان ہڈیوں پر نبوت کر اور ان سے کہہ اے سوکھی ہڈیو! خداوند کا کلمہ سنو۔ مالک خداوند ہڈیوں سے یوں فرماتا ہے۔ دیکھو میں تمہارے اندر روح داخل کرونگا تو تم زندہ ہو جاؤ گی۔ میں تم پر پٹھے لگاؤنگا اور تم پر گوشت پیدا کرونگا اور تم میں روح ڈالونگا تو تم زندہ ہو جاؤ گی اور جان لوگی کہ میں ہی خداوند ہوں ... تب اس نے مجھ سے کہا اے ابن بشر یہ سب ہڈیاں اسرائیل کا گھرانا ہیں" (حزقی ایل ۳۷ باب)

احیاءِ موتیٰ کا یہ معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ وادیٔ غور (افغانستان) اور وادیٔ کشمیر کے بنی اسرائیل دوبارہ زندہ ہوئے اور پھر سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو کر ایک کلمہ، ایک دین اور ایک قبلہ کے تحت مجتمع ہو گئے۔ اس طرح بنی اسرائیل کی دو گونہ بحالی اور نشأۃ ثانیہ کی پیشگوئی آب و تاب کے ساتھ پوری ہو گئی۔ ہمالیہ کی وادیوں میں آبِ حیات کے چشمے اُبلنے لگے۔ مُردے زندہ ہو گئے۔ صحفِ سماوی کے استعارات ایک حقیقت بن گئے۔ افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے ان تماثیل اور استعارات کو نہ سمجھا اور حقیقت سے دُور جا پڑے۔

طبی تاریخ میں ایک محیر العقول واقعہ کا ظہور

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت دعا کا عظیم الشان نشان

(جناب مولوی محمد اجمل صاحب شاہد انچارج نائیجیریا مشن)

(۱)

عصرِ حاضر میں سائنس ہر میدان میں غیر معمولی ترقیات سے ہمکنار ہو رہی ہے۔ میڈیکل سائنس نے بھی حیرت انگیز ترقی حاصل کر لی ہے اور کئی ایسی بیماریاں جو پہلے لاعلاج سمجھی جاتی تھیں اب ان کا علاج بہت سہل ہو گیا ہے۔ تاہم ابھی بھی کئی بیماریاں ایسی ہیں جن کے متعلق میڈیکل سائنس کوئی علاج دریافت نہیں کر سکی۔ اور سائنس دان اس سلسلہ میں شب و روز کوشاں ہیں۔ انہی میں سے ایک بیماری ہائیڈروفوبیا ہے کہ باوجود انسدادی تدابیر کو بروئے کار لانے کے اگر ایک دفعہ اس کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں تو پھر وہ ناممکن العلاج ہے۔ اب تک میڈیکل سائنس کا اس کے متعلق یہی فیصلہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹری کی کتابوں میں اس کیلئے پہلا فقرہ یہی لکھا ہے:-

once established, This disease is believed to be invariably fatal.

یعنی جب یہ بیماری کسی انسان میں مرض وجود میں آجائے تو پھر تمام ڈاکٹروں کا بلا اختلاف یہ خیال ہے کہ یہ بیماری مہلک ہے اور ایسا مریض موت کے پنجہ سے بچ نہیں سکتا۔

(۲)

ہائیڈروفوبیا کی بیماری کسی ایسے جانور کے کاٹنے سے ہوتی ہے جس پر پاگل پن کا حملہ ہو چکا ہو۔ جیسے کتّا، گیدڑ اور بعض علاقوں میں چمگادڑ وغیرہ۔ ایسا جانور *Rabid animal* یعنی دیوانہ کہلاتا ہے اور جس کو وہ کاٹ لے اس سے خطرناک پاگل پن یا دیوانہ پن کے جراثیم اس انسان میں پہنچ جاتے ہیں اور اس بیماری کو *Rabies* کہتے ہیں۔ اس مرض کا انسدادی علاج ہے لیکن اگر باوجود انسدادی تدابیر کے علامات مرض ظاہر ہو جائیں تو پھر اس کا علاج ممکن نہیں۔ اس کی سب سے بڑی علامت ہائیڈروفوبیا (یعنی پانی سے خوف) ہے۔ وہی پانی جس پر انسان کی حیات کا دارومدار ہے ایسے

شخص کی حسرتناک موت کا موجب بن جاتا ہے۔ ابھی تک اس مرض کا کوئی طبی علاج دنیا میں موجود نہیں ہے۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرًا۔

(۳)

حال ہی میں عالمی شہرت یافتہ رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک مضمون بعنوان "ایک لڑکا جو Rabies یعنی دیوانہ پن سے شفایاب ہوگیا" شائع ہوا ہے اور مضمون کے شروع میں تعارفی نوٹ دیا گیا ہے:-

"کوئی انسان آج تک اس
مہلک اور خطرناک بیماری
سے بچ نہیں سکا لیکن تین دھن
کے پکے ڈاکٹروں اور ایک چھ
سالہ بچہ نے طبی دنیا میں اس کی
ایک مثال فراہم کر دی ہے"
(ریڈرز ڈائجسٹ مارچ ۱۹۷۲ء)

اس مضمون میں ایک چھ سالہ امریکی بچے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کو ایک ایسے چمگادڑ نے جس پر ہلکاپن کا حملہ تھا کاٹ لیا اور تین ڈاکٹروں کی شب و روز کوشش اور محنت سے اور علاج سے وہ بچنے میں کامیاب ہوگیا اور اس طرح اس واقعہ کو گزشتہ دو ہزار سالہ طبی دنیا کا بے مثال واقعہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک ڈاکٹر نے اس کو "معجزہ" قرار دیتے ہوئے اخبار نویسوں کو یہ بیان دیا:-

"یہ معجزہ کس طرح ظہور پذیر
ہوا؟ گزشتہ دو ہزار سال
میں ہلکاپن کے علاج کے لئے جو
معلومات اکٹھی کی گئی ہیں ان میں
اس بچہ کے علاج کے بعد غالباً کافی
اضافہ ہوگا۔ جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ
جادو نہیں ہے اور نہ ہی اس بچہ کو
کوئی حیرت انگیز ادویہ دی گئی ہیں۔
ہم نے خالص ایک عام طبی مسئلہ
کا صحیح علاج کرنے کی کوشش کی
ہے۔" (ریڈرز ڈائجسٹ مارچ ۱۹۷۲ء)

(۴)

اگر اس سارے مضمون کو پڑھا جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بچہ میں ایک دیوانہ چمگادڑ کے کاٹنے کے بعد باوجود ابتدائی علاج کے کچھ علامات ظاہر ہوئیں جن میں ٹمپریچر، گردن میں اکڑاؤ اور قدرے سانس کی تکلیف تھی لیکن اس میں قطعاً ہلکاپن کی وجہ سے ہائیڈروفوبیا یعنی پانی سے خوف کی کوئی علامت نہیں تھی حالانکہ ایسے مریض کی یہ سب سے اہم اور بنیادی علامت ہے۔ اسی طرح اس بچہ میں ایسے مریضوں کی طرح دیوانگی اور جوش کی بھی علامات نہیں تھیں۔ اس بنا پر ایک ڈاکٹر کی رائے لڑکے کی بیماری کے متعلق یہ تھی:-

"ممکن ہے یہ بیماری انفلوئنزا

کی بنا پر ہو یا ہلکاپن کے علاج
کے لئے جو انجکشن دیا گیا ہے
اس کے ردِّ عمل کی بنا پر یہ علامت
ظاہر ہوئی ہو۔"

بہرحال اس بچہ کی علامات صاف نہیں تھیں اور اسے معیّن طور پر ہلکاپن کا یقینی حملہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ جب وہ بچہ صحتیاب ہو گیا تو اسے گزشتہ دو ہزار سالہ طبّی تاریخ کا "معجزانہ کارنامہ" قرار دیدیا گیا۔ چنانچہ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد لیگوس میں احمدیہ کلینک کے انچارج مکرم ڈاکٹر عمرالدین صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کی رائے یہی ہے کہ یہ ہرگز ہلکاپن کا مریض نہیں تھا۔ اس طرح اس مضمون کے متعلق دوسرے ڈاکٹروں کی رائے بھی معلوم کی گئی ہے، ان کی رائے بھی یہی ہے کہ یہ کیس ہرگز ہلکاپن کا نہیں تھا صرف بعض معمولی علامات ظاہر ہوئیں جس کی کئی وجوہ ہو سکتی ہیں۔

(۵)

اس مضمون سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ہلکاپن کی بیماری لاعلاج ہے اور آج تک معلوم طبّی دنیا میں اس کی مثال نہیں پائی جاتی کہ کوئی اس سے بچنے میں کامیاب ہوا ہو۔ چنانچہ مضمون میں امریکہ میں اس بیماری کے جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ وہ اس کی پوری تائید کرتے ہیں۔ لکھا ہے:-

"امریکہ میں تقریباً ایک لاکھ
لوگ جانوروں سے کاٹے جاتے
ہیں اور ان میں سے بیس ہزار
ہلکاپن کا علاج کرواتے ہیں تاہم
گزشتہ بیس سال میں یعنی
۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۹ء تک
۱۳۸ امریکی اس بیماری کا علاج
کروانے کے باوجود یا علاج
کئے بغیر شکار ہوئے اور وہ
تمام کے تمام ۱۳۸ مر گئے۔ اس
بنا پر طبّی تاریخ کی ابتداء سے
ہلکاپن کی بیماری لاعلاج بیماریوں
میں سے خیال کی جاتی ہے۔"

(۶)

غرض یہ ڈاکٹروں کا متفقہ طور پر خیال ہے کہ ہلکاپن لاعلاج بیماریوں میں سے ہے اور معلوم طبّی دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں پائی جاتی کہ کوئی انسان اس میں ایک دفعہ مبتلا ہو گیا ہو اور پھر وہ اس سے بچنے میں کامیاب ہو گیا ہو۔ البتہ روحانی دنیا میں اس کی ایک مثال موجود ہے کہ اس بیماری میں مبتلا ایک نوجوان عبدالکریم محض خدا کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے شفایاب ہو گیا اور اس کی یقینی موت کے پیشِ نظر اس کے بچ جانے کو حضور نے احیاءِ موتیٰ کا نشان قرار دیا۔ اس بے مثال اور عظیم الشان نشان کی تفصیل

خود حضورؑ کے اپنے بابرکت الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتیٰ میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمن ساکن حیدرآباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاء و قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا۔ پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو

کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحتیاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اسلئے تھی کہ تا خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہو۔ اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہو گئے ہوں پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۸۰-۴۸۱)

(۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مکرم عبدالکریم صاحب کے جس واقعہ کا ذکر ہے وہ واضح طور پر ہلکاین کا کیس تھا۔ ہائیڈروفوبیا کی سب سے بڑی علامت اس میں موجود تھی اور ریڈرز ڈائجسٹ میں بیان کردہ کیس کو اس سے کچھ نسبت نہیں ہے اور اسی بناء پر ڈاکٹروں نے اس کو لاعلاج قرار دیتے ہوئے یہ کہہ دیا تھا:۔

" افسوس عبدالکریم کے لئے اب
کچھ نہیں کیا جا سکتا۔"

یہ صحیح ہے کہ اس کے علاج سے ڈاکٹر قاصر تھے لیکن خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ اپنی صفات، قدرت و شفاء اور احیاء موتیٰ اور حضور کی قبولیت دعا کا عظیم الشان نشان دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ غرض طبی دنیا کے نزدیک متفقہ طور پر لاعلاج بیماری سے محض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے مکرم عبدالکریم صاحب کی شفا پانی ایک حیرت انگیز اور بے مثال واقعہ ہے اور آپ کی صداقت پر شاہد ناطق ہے۔

ایک پاکیزہ ہدایت!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

" اگر کسی مذہب میں کوئی سچائی
ہے تو وہ سچائی ظاہر کرنی چاہیئے
نہ یہ کہ دوسرے مذاہب کی
عیب شماری کرتے رہیں۔"

(رسالہ ضمیمہ جہاد)

حضرت ماریہ قبطیہؓ کون تھیں اور ان کا کیا مقام تھا؟

(محترم جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

ایک دوست نے حضرت ماریہ قبطیہؓ کے متعلق استفسار کیا ہے کہ ان کا کیا مقام تھا اور کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں شامل تھیں؟ سائل نے بتایا ہے کہ علامہ شبلی نے اپنی مشہور کتاب سیرۃ النبی میں ازواج کی جو فہرست لکھی ہے اس میں انہوں نے حضرت ماریہ قبطیہؓ کو شامل نہیں کیا۔

جواباً تحریر ہے کہ خاکسار کے نزدیک تاریخی حقائق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کار سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ماریہ قبطیہؓ ازواجِ مطہرات میں شامل تھیں۔ چنانچہ ان کے مقام اور کوائف کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل حقائق پیشِ خدمت ہیں۔

یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ماریہ قبطیہؓ ایک معزز خاندان کی خاتون تھیں۔ آزاد اور حُرّہ تھیں اور ایک ملک کے سربراہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انہیں بطور تحفہ کے بھجوایا تھا آپ نے انہیں ازواج میں شامل فرمایا۔

مؤرخین لکھتے ہیں کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے تو ہجرت کے ساتویں سال آپ نے چند بادشاہوں کو دعوتِ اسلام کے سلسلہ میں تبلیغی خطوط لکھے ایک خط شاہِ مصر مقوقس کے نام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا۔ یہ خط حضرت حاطبؓ ابن بلتعہ مصر لے کر گئے۔ مقوقس نے جیسا کہ کتب تاریخ میں لکھا ہے اگرچہ اس خط کو بہت احترام سے پڑھا لیکن اسلام قبول نہ کیا تاہم حضورؐ کے خط اور پیامبر حضرت حاطبؓ کی بڑی عزت افزائی کی اور ان کی واپسی پر مقوقس شاہِ مصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قیمتی ساز و سامان اور دو لڑکیاں جن کے ساتھ ان کے بھائی مابور بھی تھے بطور تحفہ بھیجیں۔

ان لڑکیوں میں سے ایک کا نام سیرین اور دوسری کا نام ماریہ تھا۔ یہ دونوں سگی بہنیں تھیں اور چونکہ قبطی تھیں اسلئے حضرت ماریہؓ، ماریہ قبطیہ کے نام سے مشہور ہوئیں۔ یہ دونوں بہنیں حضرت حاطبؓ کے ساتھ مصر سے آئیں۔ دورانِ سفر میں ان سے مانوس ہو گئی تھیں۔ اس اُنس سے فائدہ اُٹھا کر حضرت حاطبؓ نے انہیں اسلام کی تبلیغ کی۔ چنانچہ سیرین اور ماریہ دونوں بہنوں نے تو اسلام قبول کر لیا البتہ ان کے بھائی مابور کچھ عرصہ تک اپنے آبائی دین عیسائیت

پر قائم رہے لیکن کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق، آپؐ کی پاک تعلیم و تلقین اور اسلامی ماحول سے متاثر ہو کر انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ مابور سیرینؓ اور ماریہؓ کے سگے بھائی نہ تھے بلکہ چچازاد یا ماموں زاد بھائی تھے۔ بہرحال اس پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ دونوں بہنوں (سیرینؓ اور ماریہؓ) نے شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابن سعد جلد ۹ صفحہ ۱۵۵ میں لکھا ہے کہ "حضرت سیرینؓ اور حضرت ماریہ قبطیہؓ حقیقی بہنیں تھیں۔ ان کو مقوقس شاہ مصر نے بارگاہِ رسالت میں ہدیۃً بھیجا تھا۔ حضرت ماریہؓ تو حرمِ نبویؐ میں داخل ہوئیں اور حضرت سیرینؓ حضرت حسانؓ مشہور صحابی و شاعر کے عقد میں آئیں۔"

فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۵۰۳ میں لکھا ہے "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ماریہ کو پہلے ہمارے پڑوس میں حارثہؓ بن نعمان کے مکان میں ٹھہرایا گیا اور ہم برابر ماریہ کے پاس آیا جایا کرتی تھیں۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و رفت ان کے پاس زیادہ ہونے لگی تو ہم لوگوں نے ان کے پاس آنا جانا کم کر دیا (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سکون میں فرق نہ آئے) لیکن یہاں ماریہؓ تنہائی کی وجہ سے گھبرانے لگیں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مقام العالیہ میں جو اس وقت مشربۂ اُمّ ابراہیم کے نام سے مشہور ہے منتقل کر دیا۔"

اصابہ و ابن سعد میں لکھا ہے کہ "ازواج کی طرح اُن کو بھی آپؐ نے پردہ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ ان کی فضیلت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد واضح ہے:-

استوصوا بالقبط فانّ
لھم ذمّۃً و رحمًا انّ اُمّ
اسمٰعیل بن ابراھیم
واُمّ ابراھیم بن النبیّ
منھم" (اصابہ جلد ۸ صفحہ ۱۵۴)

قبطیوں کے ساتھ حسن سلوک
کرو کہ ان سے عہد اور نسب دونوں
کا تعلق ہے۔ ان سے نسب کا تعلق
تو یہ ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ
(حضرت ہاجرہؑ) اور میرے لڑکے
ابراہیم کی والدہ، دونوں اس
قوم سے ہیں۔ (اور عہد کا تعلق یہ
ہے کہ ان سے معاہدہ ہو چکا ہے)۔

حافظ ابن کثیر نے البدایۃ جلد ۷ صفحہ ۷ میں لکھا ہے:-

"وکانت ماریۃ ھٰذہ من
الصّالحات الخیّرات الحسان۔
اور ماریہؓ نہایت صالح، پاکیزہ
اور نیک سیرت تھیں۔"

علامہ شبلی اپنی مشہور تصنیف سیرۃ النبی جلد اوّل

میں لکھتے ہیں:۔

"عزیز مصر مقوقس کو آپؐ نے جو خط لکھا تھا اس کے جواب میں اس نے عربی زبان میں خط لکھا جس کا ترجمہ یہ ہے:" محمد بن عبداللہ کے نام مقوقس رئیس قبط کی طرف سے سلام علیک کے بعد میں نے آپ کا خط پڑھا اور اس کا مضمون اور مطلب سمجھا مجھکو اس قدر معلوم تھا کہ ایک پیغمبر آنیوالے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ شام میں ظہور کریں گے۔ میں نے آپ کے قاصد کی عزت کی اور دو لڑکیاں بھیجتا ہوں جن کی قبطیوں میں (مصر کی قوم میں) بہت عزت کی جاتی ہے اور میں آپ کے لئے کپڑا اور سواری کا ایک خچر بھیجتا ہوں......" بایں ہمہ عزیز مصر اسلام نہیں لایا۔ دو لڑکیاں جو بھیجی تھیں ان میں ایک ماریہ قبطیہؓ تھیں جو حرم نبوی میں داخل ہوئیں۔ دوسری سیرین تھیں جو حضرت حسانؓ کے ملک میں آئیں۔ طبری نے لکھا ہے کہ ماریہ اور سیرین حقیقی بہنیں تھیں اور حاطبؓ بن بلتعہ جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس کے پاس خط دیکر بھیجا تھا ان کی تعلیم سے دونوں خاتونیں خدمت نبوی میں پہنچنے سے پہلے اسلام قبول کر چکی تھیں۔ اس واقعہ کو اس حیثیت سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ خاتونیں لونڈیاں نہ تھیں اور اسلام قبول کر چکی تھیں۔ اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہؓ سے نکاح کیا ہوگا نہ کہ لونڈی کی حیثیت سے وہ آپ کے حرم میں آئیں"

(ص ۳۴۵، ص ۳۴۶)

مندرجہ بالا حوالہ جات اور اقتباسات سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت ماریہؓ ایک آزاد خاتون تھیں، ایک معزز اور شاہی قوم کی خاتون تھیں۔ جن کا ان کی قوم میں خاص عزت و وقار تھا۔ سربراہِ مملکت مصر نے بطور تحفہ انہیں پیش کیا تھا۔ وہ کسی جنگ میں نہ پکڑی گئی تھیں۔ وہ اپنی بہن کے ساتھ اور اپنے ایک عزیز بھائی کے ساتھ بھجوائی گئیں۔ انہوں نے شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا۔ ان سب کوائف کی موجودگی میں ان کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ لونڈی کے طور پر آئیں اور حرم نبوی میں داخل ہوئیں قطعاً درست معلوم نہیں ہوتا۔ مزید برآں تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی غلام نہیں رکھا اور پھر یہ کہ حضرت ماریہؓ جب حرم نبوی میں داخل ہوئیں تو انہیں پردہ کرایا گیا۔ حضورؐ کا اپنا یہ طریق مبارک بھی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ حضرت ماریہؓ ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ

نے اپنی قیمتی تصنیف سیرۃ خاتم النبیینؐ میں اس سوال پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"یہ دو لڑکیاں مقوقس نے بھجوائی تھیں ان میں سے ایک کا نام ماریہ اور دوسری کا نام سیرین تھا اور یہ دونوں آپس میں بہنیں تھیں اور جیساکہ مقوقس نے اپنے خط میں لکھا تھا وہ قبطی قوم میں سے تھیں اور یہ وہی قوم ہے جس سے خود مقوقس کا تعلق تھا اور یہ لڑکیاں عام لوگوں میں سے نہ تھیں بلکہ مقوقس کی اپنی تحریر کے مطابق "انہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل تھا" دراصل معلوم ہوتا ہے کہ مصریوں میں یہ پرانا دستور تھا کہ اپنے معزز مہمانوں کو جن کے ساتھ وہ تعلق بڑھانا چاہتے تھے رشتہ کے لئے اپنے خاندان یا اپنی قوم کی شریف لڑکیاں پیش کردیتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابراہیمؑ مصر میں تشریف لے گئے تو مصر کے رئیس نے انہیں بھی ایک شریف لڑکی (حضرت ہاجرہؑ) رشتہ کے لئے پیش کی تھی جو بعد میں حضرت اسماعیلؑ اور ان کے ذریعہ بہت سے عرب قبیلوں کی ماں بنی۔ بہرحال مقوقس کی بھجوائی ہوئی لڑکیوں کے مدینہ پہنچنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ قبطیہؓ کو خود اپنے عقد میں لے لیا اور ان کی بہن سیرین کو عرب کے مشہور شاعر حسانؓ بن ثابت کے عقد میں دیدیا (زرقانی جلد ۳ حالات ماریہ قبطیہ واسد الغابہ) یہ ماریہ وہی مبارک خاتون ہیں جن کے بطن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ ابراہیم پیدا ہوئے جو زمانہ نبوت کی گویا واحد اولاد تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں مدینہ پہنچنے سے پہلے ہی حاطبؓ بن ابی بلتعہ کی تبلیغ سے مسلمان ہو گئی تھیں ...... یہ سوال کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماریہؓ کو زوجہ کے طور پر اپنے عقد میں لیا یا کہ صرف ملک یمین کے رنگ میں اپنے عقد میں رکھا۔ ایک اختلافی سوال ہے۔ بہرحال دو باتیں قطعی طور پر یقینی ہیں۔ ایک یہ کہ آنحضرت صلعم نے حضرت ماریہؓ کو شروع سے ہی پردہ کرایا۔ (ابن سعد بحوالہ زرقانی جلد ۳ صفحہ ۲۷۲) اور پردہ کے متعلق ثابت ہے کہ وہ صرف آزاد عورتیں اور ازواج ہی کرتی تھیں۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے غزوہ خیبر کے بعد ایک یہودی رئیس کی بیٹی صفیہؓ کے ساتھ عقد کیا تو صحابہؓ میں اختلاف ہوا کہ کیا یہ آنحضرت صلعم کی زوجہ ہیں یا کہ محض ملک یمین۔ پھر جب آنحضرت

صلعم نے انہیں پردہ کرایا تو صحابہ نے سمجھ لیا کہ وہ زوجہ ہیں نہ کہ ملک یمین ۔
(بخاری بحوالہ زرقانی جلد ۲ صفحہ ۲۵۶)
دوسرے یہ بات بھی تاریخ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے کبھی کوئی ذاتی غلام نہیں رکھا بلکہ جو لونڈی غلام بھی آپؐ کے قبضہ میں آیا آپؐ نے اسے آزاد کر دیا۔ اس لحاظ سے بھی آنحضرت صلعم کا ماریہ قبطیہ کو لونڈی کے طور پر اپنے پاس رکھنا بعید از قیاس اور ناقابل قبول ہے۔ واللہ اعلم۔"
(سیرۃ خاتم النبیین صفحہ ۲۰۱-۲۰۲)

مُفید اور بابرکت اعلان
انگریزی ادویات ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ــــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار ۔ لائل پور

پادری یوسف جلیل صاحب ایڈیٹر المشیر راولپنڈی سے مناظرہ

قارئین کو معلوم ہے کہ ہم نے لاہور کے مسٹر حبیب مسیح صاحب کے خط کی بناء پر جس میں انہوں نے ہمیں پادری یوسف جلیل صاحب سے مناظرہ کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی ہم نے پادری صاحب موصوف کو دعوتِ مناظرہ دی تھی۔ الفرقان کا وہ پرچہ بھی انہیں بھجوا دیا تھا۔ جواب نہ آنے پر احباب کے کہنے پر ہم نے یاددہانی بھی کرائی ہماری غرض اس تحریری مناظرہ سے محض احقاقِ حق ہے کسی ذاتی قابلیت یا انانیت کا اظہار ہرگز مقصود نہیں مقصد صرف یہ ہے کہ اسلام اور عیسائیت کے عقائد کا از روئے دلائل موازنہ عامۃ الناس کے سامنے پیش ہو سکے اور سب لوگوں پر اسلام کی حقانیت واضح ہو جائے۔ جناب پادری یوسف جلیل صاحب کی طرف سے اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

محترم رانا محمد اسلم صاحب آف لاہور نے لکھا ہے کہ محترمہ بیگم صاحبہ پروفیسر صاحب موصوف نے انہیں اطلاع دی ہے کہ پروفیسر صاحب ازدیادِ علم کے لئے بیروت گئے ہوئے ہیں، غالباً ماہ اکتوبر ۷۲ء میں واپس آئیں گے۔

اندریں حالات ہم توقع رکھتے ہیں کہ پادری یوسف جلیل صاحب واپسی پر پسند فرمائیں گے اور تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں گے تو اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

ہم نے پہلے ہی سمجھا تھا کہ غالباً خط لکھنے والے مسیحی مسٹر حبیب مسیح نے پادری صاحب کی رضامندی حاصل کر لی ہوگی ورنہ کسی کو تنگ کرنا ہمارا ہرگز مدعا نہیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری
مدیر الفرقان ربوہ
۱-۹-۷۲

حدیث لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ کا ثبوت

کتب اہل سنّت و اہلحدیث میں اندراج

(جناب مولوی سیّد احمد علی صاحب مولوی فاضل گوجرانوالہ)

قصبہ کامونکے ضلع گوجرانوالہ کے "اہلحدیث" مولوی ابو علیین محمد امین خادم یوں لکھتے ہیں کہ:-

"کسی بات کا علم نہ ہونا کوئی بعید از قیاس نہیں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو کہ بڑے بڑے عالموں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ اس کا تعارف بھی مولوی احمد رضا خان صاحب کی تحریر سے پیش کرتا ہوں۔ مولوی صاحب سے ایک سوال ہوتا ہے:-

(عرض) یہ حدیث ہے؟ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیّین ما وسعہما الّا اتباعی۔

(ارشاد) یہ قادیانی ملعونوں کا حدیث پر افترا اور زیادت ہے (ملفوظات ج۴ ص۳۰)

حالانکہ یہ حدیث متعدد کتب اہل سنّت میں موجود ہے اور مولوی احمد رضا صاحب کو اس کا انکار ہی نہیں بلکہ قادیانی اختراع بیان کر رہے ہیں۔

لو کان موسیٰ و عیسیٰ الخ تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۲۴۶ تفسیر سورۃ کہف میں موجود ہے۔ علاوہ ازیں الیواقیت والجواہر ص۲۱۲ شرح مواہب اللدنیہ جلد ا ص۲۷۳ فتح البیان جلد۲ ص۲۲ طبرانی کبیر ص۲۶۵ بحر المحیط جلد۲ ص۱۲۵ استدلال بوفاتِ خضر۔ فقہ اکبر مصری ص۹۹ طبع ۱۲۹۲ھ اور بھی بہت سی کتابوں میں یہ حدیث لو کان موسیٰ و عیسیٰ موجود ہے لیکن مولوی احمد رضا صاحب چونکہ اس حدیث سے واقف نہ تھے اور ان کو اس کا علم نہ ہو سکا تو قادیانیوں کا افتراء کہہ دیا۔۔۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مولوی صاحب کو لو کان الخ حدیث تو معلوم تھی لیکن وہ اسے موضوع جانتے تھے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ موضوع کو وضعی ثابت کرنے سے یا اس کا جواب دینے سے مولوی صاحب عاجز تھے تو یہی کہہ کر جان چھڑا لی کہ قادیانیوں کا افترا ہے حالانکہ لو کان حدیث مرزا قادیانی کی پیدائش سے چھ صد سال پہلے کی کتابوں میں موجود ہے۔"

(معارف یزید حصہ سوم صفحہ ۵۴ تا ۵۹ مطبوعہ دسمبر ۱۹۶۶ء)

(نوٹ) اہلحدیث مولوی محمد امین صاحب نے لکھا ہے کہ:-

"یہ حدیث متعدد کتب اہلسنت میں موجود ہے"

ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث "اہل حدیث" اصحاب کی مسلمہ کتب میں بھی پائی جاتی ہے مثلاً کتاب مذکور میں جو (۱) تفسیر ابن کثیر (۲) تفسیر فتح البیان (۳) طبرانی کبیر اور (۴) شرح مواہب اللدنیہ کا حوالہ دیا گیا ہے کیا وہ "اہلحدیث" حضرات میں مسلم نہیں ہیں؟ بلکہ علاوہ ان کے یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب تفاسیر اہل حدیث میں بھی موجود ہے:-

(۱) تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان از نواب صدیق حسن خان صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۶۱۔

(۲) تفسیر ستاری وغیرہ۔

پس اس حدیث سے "اہلحدیث" صاحبان کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ انہیں بھی حضرت موسیٰ کی طرح حضرت عیسیٰ کی وفات کا بھی اقرار کرنا چاہیئے۔

نادار طالبان حق

ادارہ الفرقان میں بہت سے نادار طالبان حق کے خطوط آتے رہتے ہیں کہ ہمارے نام الفرقان مفت جاری کیا جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثروت دی ہے تو اشاعت فنڈ میں رقم بھجوائیں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

معاونین خاص کے لئے تحریک دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی وقف عارضی کرتے ہیں۔ جو دوست ہجرت الخدمت کے طور پر چاہیں شامل ہونے ادا فرما کر معاونین خاص میں شامل ہیں ان کے نام تحریک دعا کے طور پر درج ذیل ہیں:- (مینیجر)

لاہور

- خلیل احمد صاحب اختر
- ملک عبدالحمید خان صاحب سیالکوٹی
- چوہدری محمد نذیر صاحب
- ملک منور احمد صاحب جاوید
- ملک رشید الدین صاحب انور
- ایس۔ ایم حسن صاحب
- خواجہ محمد شریف صاحب
- چوہدری اسد اللہ خان صاحب
- چوہدری عبدالحمید صاحب
- عبدالغنی صاحب قریشی
- ڈاکٹر احسان علی صاحب
- لیفٹیننٹ کرنل جی ایم اقبال صاحب
- چوہدری نصیر احمد صاحب
- محمد ضیاء الحق صاحب
- میجر محمد عبداللہ صاحب جہار
- عبدالعزیز صاحب بھی اکاؤنٹنٹ
- ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب
- چوہدری محمد عثمان صاحب

- ڈاکٹر محمد منیر صاحب

کراچی

- کلیم اللہ خان صاحب
- سید ناصر احمد ارتضیٰ علی صاحب
- مرزا محمد شریف صاحب چغتائی
- انور سلطانہ صاحبہ
- عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی
- ملک منیر احمد صاحب
- بیگم چوہدری ناصر احمد صاحب
- عبدالمجید صاحب
- چوہدری نذیر احمد صاحب
- چوہدری عطاء اللہ صاحب
- کیپٹن سید افتخار حسین شاہ صاحب
- محمد الیاس صاحب خٹک
- کیپٹن اے سلام خان صاحب
- کیپٹن سلیم احمد صاحب

کوئٹہ و قلات

- جاوید گول کیمپنی
- شیخ محمد حنیف صاحب

- سید قربان حسین شاہ صاحب قلات
- چوہدری محمود احمد صاحب اینڈ سنز
- الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
- میاں بشیر احمد صاحب ایم اے
- چوہدری نثار احمد صاحب
- حاجی فیض الحق خان صاحب
- خان محمد رشید خان صاحب
- خان ضیاء الحق خان صاحب
- عبدالرشید عبدالمنان صاحبان
- مرزا منور بیگ صاحب
- میجر ایم سلیم صاحب ناصر

گجرات
- لیفٹیننٹ کرنل ایم۔اے صدیق اکبر صاحب
- صوبیدار عزیز الدین صاحب کاڑیانوالہ ڈنگہ
- چوہدری رحمت اللہ صاحب ایم اے
- سید مصدق احمد شاہ صاحب
- سید اظہر حسین شاہ صاحب
- صوبیدار ملک اللہ دتہ صاحب

گوجرانوالہ چھاؤنی و ضلع
- محمد سعید احمد صاحب
- شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی
- حمید احمد صاحب قریشی
- میاں نصیر احمد رشید احمد صاحبان

سیالکوٹ
- حاجی محمد یعقوب صاحب
- حکیم سید بشیر احمد شاہ صاحب

شیخوپورہ
- مس ایم۔ایس شیخوپورہ صاحبہ
- رشید احمد صاحب بھٹی
- چوہدری محمد طفیل صاحب پٹواری

لائل پور
- چوہدری عصمت اللہ صاحب
- مبارک احمد صاحب

ربوہ
- چوہدری صلاح الدین احمد صاحب
- راجہ نذیر احمد صاحب ظفر
- کیپٹن ملک خادم حسین صاحب
- چوہدری غلام احمد صاحب
- چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم اے
- اقبال احمد صاحب تبسم

راولپنڈی
- خواجہ محمد عبدالغنی صاحب
- ملک وزیر حسن صاحب محمود

ضلع کیمل پور
- سلطان رشید صاحب
- ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب

پشاور
- چوہدری احسان اللہ صاحب
- خلیل الرحمٰن صاحب
- بیگم صاحبہ ونگ کمانڈر ایس ایم لطیف صاحب
- سکوڈرن لیڈر محمود احمد صاحب باجوہ

رحیم یار خان
- چوہدری فضل احمد صاحب باجوہ

ضلع ڈیرہ غازیخان
- مرزا فیض اللہ خان صاحب احمدی تیرہ

ضلع ہزارہ
- محمد عرفان صاحب الحاج
- محمود احمد صاحب ہری پور

ضلع ملتان
- ڈاکٹر رفیق احمد صاحب
- سعید احمد صاحب سعید
- چوہدری غلام احمد صاحب

کشمور
- بشارت احمد صاحب باجوہ اورسیر

نواب شاہ
- علاؤالدین صاحب
- ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب

حیدرآباد
- چوہدری نعمت اللہ خان صاحب
- چوہدری عبدالغفور صاحب
- این۔اے تالپور صاحب
- چوہدری عزیز احمد صاحب
- کیپٹن ڈاکٹر عبدالسلام خان صاحب

سکھر
- علی انور صاحب ایڈوو

میرپور خاص
- ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی

بنوں
- فضل الرحمٰن خان صاحب

خضدار
- مرزا مقصود احمد صاحب

مکران
- محمد یوسف صاحب احمدی

آزاد کشمیر
- ڈاکٹر محمد بشیر صاحب

جھنگ
- میاں بشیر احمد صاحب
- مستری فلک شیر صاحب

سرگودھا
- میاں عبدالسمیع صاحب نون
- حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- مرزا عبدالحق صاحب

عربیہ
- ایم۔اے ہاشمی صاحب

فجی
- الحاج ایم صدیقی صاحب ایم اے
- جے۔ایم حسین صاحب لنٹوکا

U.S.A
- قاضی ڈاکٹر محمد برکت اللہ صاحب
- ڈاکٹر ایم حسین صاحب ساجد

زمبیا
- مسٹر ایس۔اے قدوس صاحب

ڈھاکہ
- گلوب موٹر کمپنی

ایک دواخانہ

جسے

خود حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۱ء میں اپنے مبارک ہاتھوں سے اپنے شاگردوں کے لئے جاری کیا

اس دواخانہ کی ایک کرن

حکیم نظام جان اینڈ سنز

کی شکل میں ساٹھ برس سے خدمتِ انسانیت میں بہتر سے بہتر طور پر مصروفِ عمل ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد

والد محترم حکیم نظام جان صاحب اس دواخانہ کی سرپرستی فرماتے رہے ہیں!

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی دکھی مخلوق کی بھلائی خدمت کی ہمیں توفیق بخشے۔

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ و ربوہ

تحریری مناظرہ مہت پور

اس مناظرہ میں شیعہ صاحبان کی طرف سے علامہ مرزا محمد یوسف صاحب شیعہ مجتہد اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل تھے مضمون حسب ذیل تھے:-

(۱) صداقت حضرت مسیح موعودؑ (۲) ختم نبوت کی حقیقت (۳) متعہ (۴) تعزیہ۔

قابلِ دید تحریری مناظرہ ہے قیمت سفید کاغذ دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

(مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ)

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

کو

یاد رکھیں

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵- انارکلی لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کا سرمہ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، پھپھی، ناخنہ، ضعفِ بصارت،

وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ

ساٹھ سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر قیمت فی شیشی ۳ روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ

کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ

پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد

جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا

ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ - فون ۵۳۸

(طابع و ناشر: ابوالعطاء جالندھری ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفرقان ربوہ)

وصایا

مسل نمبر ۲۰۴۶۹ میں فضل کریم قسیم ولد مستری امام الدین گجراتی قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱/۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد فضل کریم قسیم الف ربوہ۔ گواہ شد حمید احمد طالب علم ۔ ایف کلاس جامعہ لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ ۔ گواہ شد عبد الرزاق بٹ گجراتی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۷۰ میں مولوی محمد عبد اللہ ولد مولوی احمد الدین صاحب بٹ قوم خوشنویس عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے سفید زمین چار مرلے قیمتی ۱۰۰/- روپیہ کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد عبد اللہ نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد محمد عبد اللہ باجوہ سیکرٹری مال نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد شیخ عبد الواحد [illegible]

مسل نمبر ۲۰۴۷۱ میں میاں عنایت اللہ بھٹی ولد میاں امام الدین صاحب قوم بھٹی پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چہار [illegible] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع موضع چہار [illegible] قیمتی ۱۳۰۰ روپیہ ۱۵۰۰/- روپیہ میں اپنی منقولہ و غیر منقولہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عنایت اللہ بھٹی مقام چہار [illegible] نارووال۔ گواہ شد محمد عبد اللہ باجوہ سیکرٹری مال ظفروال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد [illegible]

مسل نمبر ۲۰۴۷۲ میں خلیل احمد قسیم ولد میاں نظر دین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۲۵/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد خلیل احمد سائیکل ورکس ربوہ۔ گواہ شد محمد اسماعیل [illegible] صدر انجمن ربوہ۔ گواہ شد مرزا عبد الرشید سیکرٹری وقف جدید صدر انجمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۴۹۵ میں قاضی عنایت اللہ احمد ولد خلیفہ فضل الدین صاحب قوم بٹ [illegible] دکاندار عمر ۶۶ سال بیعت جنوری ۱۹۲۲ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت [illegible] میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عنایت اللہ احمد جھنگ صدر۔ گواہ شد منظور احمد جھنگ صدر۔ گواہ شد [illegible] سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

مسل نمبر [illegible] میں [illegible]

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد عبدالجلیل صادق ربوہ۔ گواہ شد احمد حسین کاتب دفتر سیکرٹری وصایا ربوہ۔ گواہ شد نور الدین جوش ولد ... دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل ۲۰۵۴۱ میں مرزا محمد صدیق ولد مرزا فضل دین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۵ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۷۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد صدیق۔ گواہ شد محمد جمیل کلرک وصایا سرگودھا چھاؤنی۔ گواہ شد عبدالمالک ... سرگودھا۔

مسل ۲۰۵۴۲ میں نسیم احمد ولد محمد کالا اللہ خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۹۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد نسیم احمد راولپنڈی۔ گواہ شد محمد نذیر بقلم خود راولپنڈی۔ گواہ شد محمد نصیب عارف راولپنڈی۔

مسل ۲۰۵۴۳ میں اللہ دتہ ولد خداداد صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن میرکوٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زرعی اراضی ۱/۲ ۱۷ ایکڑ مالیتی ۳۴۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد بقلم خود اللہ دتہ۔ گواہ شد چوہدری محمد صادق۔ گواہ شد چوہدری فضل داد۔

مسل ۲۰۵۴۴ میں نذیر احمد ولد ماسٹر محمد نواز صاحب قوم اراٰئیں پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے اراضی بارہ ایکڑ واقع انور آباد ضلع لاڑکانہ مالیتی ۳۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نذیر احمد۔ گواہ شد ماسٹر محمد نواز اراٰئیں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ انور آباد۔ گواہ شد محمد اسماعیل اراٰئیں۔

مسل ۲۰۵۴۶ میں زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد صاحب قوم اراٰئیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ... زیور وصول شدہ ۸۰۰ روپے (۲) مکان واقع ... نصف حصہ کی ... قیمت ... ۱۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت ... ۳ روپے ... میں تازیست اپنی آمد ... ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر

منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زکیہ بیگم لاہور۔ گواہ شد مسعود احمد ولد محمد حسین صاحب ادارۃ المصنفین ربوہ۔ گواہ شد مبارک احمد ولد نیاز دین دار الیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۴۷ میں محمد اسلم ولد چوہدری عبد الرزاق صاحب قوم جنجوعہ پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال بیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم بقلم خود عوامی کلاتھ ہاؤس ملتان۔ گواہ شد محمود احمد آرٹسٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان۔ گواہ شد عزیز الدین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان۔

مسل نمبر ۲۰۵۴۹ میں عبد العزیز ولد امام دین قوم راجپوت عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن باغبانپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع باغبانپورہ لاہور مالیتی -/۲۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد العزیز باغبانپورہ لاہور۔ گواہ شد عبد الرحمن صدر جماعت احمدیہ حلقہ باغبانپورہ لاہور۔ گواہ شد چوہدری محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۰ میں امیر بیگ ولد کرم بیگ قوم مغل پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵۵/۴۲ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی واقع ۵۵/۴۲ ۱۲ گھماؤں مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپیہ (۲) زرعی اراضی واقع سید والہ ۸ گھماؤں مالیتی -/۱۶۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امیر بیگ۔ گواہ شد سید محمد صدر جماعت احمدیہ چک ۵۵/۴۲۔ گواہ شد محمد شفیع سیکرٹری مال بلاک نمبر ۲۴۳ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۱ میں مرزا قمر احمد ولد مرزا ظفر احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈھاکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰۰ بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مرزا قمر احمد۔ گواہ شد مرزا عزیز احمد ربوہ۔ گواہ شد مرزا نعیم احمد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۵۴ میں احمد خان منگلا ولد اللہ بخش صاحب منگلا قوم منگلا پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۷۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد احمد خان منگلا۔ گواہ شد مبارک احمد تنویر سیکرٹری وصایا مال۔ گواہ شد ...

مسل نمبر ۲۰۵۵۵ میں بشیر احمد ولد عبد الرحیم قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۵ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد

جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ارب پوڈیری جنگ شاہ علیجاہ سیرکالونی کراچی۔ گواہ شد محمد شفیع ہاشمی سعود آباد کراچی۔ گواہ شد عبدالحمید بیگ ڈری مالی سعود آباد ۱۱/B سے طیر کالونی کراچی۔

مسل ۲۰۵۵۶ میں کرامت حسین مختار ولد مختار احمد قوم مجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پرائیویٹ کوارٹر جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۲۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد کرامت حسین مختار پرائیویٹ کوارٹر عقب اولڈ لائف ۲۱۶، ۲۱۷ جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی۔ گواہ شد محمد حسین مختار پرائیویٹ کوارٹر عقب اولڈ لائف ۲۱۶، ۲۱۷ جہانگیر روڈ کراچی۔ گواہ شد ناصر احمد ظفر نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی (مارٹن روڈ ڈویژن)۔

مسل ۲۰۵۵۸ میں کریم احمد ولد مسعود احمد صاحب خورشید قوم ارائیں پیشہ طالبعلمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلہ نشان رحمت A/2-20-2-B بلاک P.E.C.H.S کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت بطور جیب خرچ ۲۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد کریم احمد۔ گواہ شد مسعود احمد خورشید۔ گواہ شد میرزا احمد بنگلہ نشان رحمت بلاک ۲ P.E.C.H.S کراچی۔

مسل ۲۰۵۶۳ میں سید محمود احمد ولد سید ناظر حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کالووالی سیداں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سید محمود احمد جہانگیر آباد ڈرگ کالونی کراچی۔ گواہ شد حسن محمد لطیف ڈرگ روڈ کالونی کراچی۔ گواہ شد محمد یعقوب ڈرگ کالونی کراچی۔

مسل ۲۰۵۶۵ میں محمود احمد قریشی ولد مسعود احمد صاحب قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵/- روپیہ بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمود احمد قریشی کراچی دستگیر سوسائٹی۔ گواہ شد کوثر باجوہ کراچی فیڈرل بی ایریا۔ گواہ شد عبدالسلام اختر ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب کراچی دستگیر سوسائٹی۔

مسل ۲۰۵۶۷ میں ملک حفیظ الرحمٰن ولد حاجی ملک عبدالرحیم صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ دکانداری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن گولیمار کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد ملک حفیظ الرحمٰن گولیمار کراچی۔ گواہ شد محمد سعید شاہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد سید سخاوت علی شاہ ناظم آباد کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۵۶۸ میں نصیر الدین ولد محمد رشید الدین صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ ۱۰ روپیہ بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد نصیر الدین ولد محمد رشید الدین صاحب موصی ناظم آباد کراچی۔ گواہ شد شیخ شریف احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ گواہ شد محمد رشید الدین والد موصی۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۲ میں مرزا احمد داؤد ولد مرزا عبد الغنی صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۵ روپیہ بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد مرزا احمد داؤد ولد مرزا عبد الغنی صاحب باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد ... عرفانی ... ارشاد خدام الاحمدیہ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد ظفر احمد خان واقف زندگی باب الابواب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۳ میں محمد شریف خان ولد بوٹے خان صاحب قوم کشمیری عمر ۱۸ سال بیعت دسمبر ۱۹۵۱ء ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد محمد شریف خان معرفت مسجد احمدیہ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد مستری اللہ رکھا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد چوہدری محمد ابراہیم ولد حاجی امام دین صاحب نارنگ منڈی۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۴ میں نعیم احمد ولد نصیر احمد صاحب بھٹی مرحوم قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔ العبد نعیم احمد ربوہ دار الصدر شمالی ۵/۶۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد قاضی عبد السلام صدر محلہ دار الصدر شمالی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۵ میں غلام حیدر ولد نواب صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زراعت عمر ۳۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۴۵ء ساکن چک کالا ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۱/۲ ۲ کنال زمین زرعی واقع چک کالا ضلع گجرات مالیتی ۳۰۰۰ روپے میں اپنی متذکرہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد غلام حیدر چک کالا ۵۵۰ چک منگوال ضلع گجرات۔ گواہ شد نذیر احمد شیخوپور ضلع گجرات۔ گواہ شد شریف احمد ساکن کھوکھر غربی تحصیل گجرات۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۷ میں جمال الدین ولد کرم دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۸۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد جمال الدین دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ۔ گواہ شد محمد ابراہیم دفتر انصار اللہ مرکزیہ ۔ گواہ شد راجہ خورشید احمد مربی سلسلہ مقیم مظفر آباد آزاد کشمیر حال ربوہ۔

مسل ۲۰۸۶۶ میں منور احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن نور نگر فارم ضلع تھر پارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) چوالیس ایکڑ اراضی بمقام احمدیاں ضلع حیدرآباد قیمت (۲) ایک عدد مکان ربوہ دارالنصر غربی ربوہ قیمت -/۱۲۵۰۰ ۔ زمین اور مکان کی کل قیمت -/۵۶۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد منور احمد خالد معرفت نور نگر فارم گواہ شد محمد اشرف زاہد قائد مجلس ناصر آباد ضلع تھر پارکر ۲۲/۵ ۔ ۱۰ گواہ شد عنایت اللہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ۲۲/۵ ۔ ۱۰

مسل ۲۰۸۷۸ میں ارشد علی چوہدری ولد چوہدری فرزند علی صاحب قوم ... پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے العبد ارشد علی چوہدری ابن چوہدری فرزند علی صاحب ۔ گواہ شد الیاس عطاء اللہ مربی ربوہ ۔ گواہ شد نسیم احمد رحیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل ۲۰۸۸۷ میں سید شمشاد احمد ناصر ولد سید شوکت علی شاہ صاحب پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰ روپے جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد سید شمشاد احمد ناصر معرفت چوہدری عنایت اللہ احمدی ۔ گواہ شد ملک مبارک احمد جامعہ احمدیہ ربوہ ۔ گواہ شد ملک سیف الرحمن ربوہ ۔

مسل ۲۰۸۹۱ میں چوہدری عطاء محمد ولد چوہدری خان محمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت اپریل ۱۹۶۱ء ساکن سیرانی ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۵ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے ۔ العبد چوہدری عطاء محمد ساکن سیرانی ڈاکخانہ خاص براستہ بدین ضلع حیدرآباد ۔ گواہ شد محمد افضل اقلیم خود سیکرٹری مال سیرانی ۔ گواہ شد غلام احمد انسپکٹر بیت المال ...

مسل ۲۰۸۹۴ میں محمد صالح ولد سیٹھ فاضل الدین صاحب قوم خوجہ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ میری مندرجہ ذیل جائداد جو مشرقی پاکستان میں رہ گئی ہے (۱) ایک عدد پختہ مکان قیمت اندازاً -/۳۰۰۰۰ یہ مکان A-46-2 چٹا گانگ (۲) رہائشی پلاٹ ۵۷۰ مربع گز واقع E-57 ڈھاکہ قیمت اندازاً -/۲۰۰۰ (۳) مشرقی پاکستان کے ملکہ میں مبلغ -/۲۱۷۹۰ مشرقی پاکستان کی مختلف کمپنیوں میں -/۱۵۲۰۰ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری

یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود ... والرحمت فرید روڈ ساہیوال۔ گواہ شد محمد شفیع لیکچرار گورنمنٹ کالج ساہیوال صدر موصیان ساہیوال
گواہ شد ڈاکٹر ... الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ساہیوال ... ڈسپنسری ساہیوال۔

مسل ۲۰۸۹۵ میں میاں عبدالکریم ولد میاں نور دین صاحب قوم ... عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن علی پک ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مکان رہائشی تقریباً سات مرلہ قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ (۲) زمین زرعی ۳ ایکڑ مالیت ۹۰۰۰/- روپیہ (۳) ۲ ایکڑ مالیت ۲۰۰۰/- روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں عبدالکریم علی پک ڈاکخانہ چک رجادی براستہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔ گواہ شد خلیل احمد ولد عبدالکریم ماڈرن شو سٹور مین بازار جہلم۔ گواہ شد مبارک احمد پاکستان جنرل سٹور مین بازار جہلم۔

مسل ۲۰۸۹۸ میں بشیر احمد ولد ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم قوم ... پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ تاج شوگر مل گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دو ایکڑ زمین موضع کھوا ۱۲۶/R.B لائلپور قیمت ۶۰۰۰/- میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۹۵/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین۔ گواہ شد فضل احمد سپروائزر ... شاہ تاج گول۔ گواہ شد خلیل احمد موصی ۲۰۳۸۷ شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین۔

مسل ۲۰۸۹۹ میں عبدالحق ولد میاں محمد ابراہیم صاحب صحابی مسیح الموعود قوم شیخ سیٹھی پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان واقع مشین محلہ قیمت اندازاً ۱۰۰۰۰/- روپے (۲) دکان متصل سوئی ڈسپنسری مین بازار جہلم ۳۰۰۰/- (۳) سکنی پلاٹ واقع جہلم قیمت مبلغ ۱۰۰۰/- میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحق مشین محلہ نمبر ۲ جہلم۔ گواہ شد خواجہ عبدالمنان ولد خواجہ عبدالرحمٰن مشین محلہ جہلم شہر۔ گواہ شد حکیم عبداللہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم۔

مسل ۲۰۹۰۰ میں سید موسیٰ رضا ولد سید ارتضیٰ حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن نور نگر فارم ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مشرقی پاکستان ضلع سلہٹ پانچ ایکڑ زمین قیمت نوسد ۹۰۰ روپیہ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۱۷۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید موسیٰ رضا سٹور کیپر نور نگر فارم ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد منور احمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نور نگر فارم۔ گواہ شد محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ ضلع تھرپارکر۔

مسل ۲۰۹۰۱ میں خلیفہ صباح الدین احمد ولد خلیفہ صلاح الدین صاحب مرحوم قوم ... صدیقی پیشہ واقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱/۲ کنال زمین کھیوا ربوہ نزد خلیفہ ... ہود

اسکے ۱/۱۰ حصہ کا مالک ہوں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ ۱۳۶/- روپیہ اور ۵/- روپیہ جیب خرچ ماہوار آمد ہے تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ صلاح الدین احمد دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد شیخ مبارک احمد [illegible] ربوہ۔ گواہ شد محمد فضل [illegible] ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۰۲ میں کمال دین ولد محمد صادق قوم گجر پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲۲ کلاں ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲ اسپائیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد رقم جو خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ہے ۲۰۰۰/- روپیہ نیز ۴ ایکڑ زرعی اراضی جو اپنی والدہ صاحبہ کے نام ہے جس میں دو بھائی اور ایک بہن مشترکہ حصہ دار ہیں میں صرف اکیلا مالک ہوں۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کمال دین ولد محمد صادق چک ۲۲ ج ب کلاں ڈاکخانہ ۵۶ ج ب گیانہ تور۔ گواہ شد محمد رفیق آصف ولد احمد دین ۱/۹ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد ولد نذیر [illegible] ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۰۴ میں رشید احمد راشد ولد ملک منظور احمد صاحب اقوام پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۴۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد راشد جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد طارق محمود متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد ملک سیف الرحمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۰۷ میں علم الدین عرف عالم الدین کھوکھر ولد تاج محمد صاحب عرف تاج دین کھوکھر قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ آروکے باہڑیانوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اسوقت ۲۴۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد علم الدین عرف عالم الدین کھوکھر احمدی موضع باہڑیانوالہ حال ڈیرہ آروکے ڈاکخانہ [illegible] ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد علی محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باہڑیانوالہ۔ گواہ شد تاج محمد عرف تاج دین سیکرٹری مال باہڑیانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۹۱۰ میں چوہدری عبدالرحمن ولد چوہدری حاجی اللہ بخش صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ کاشتکار عمر ۶۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۲۷ ر ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی رقبہ ۲۳ کنال واقع چک ۱۲۷ ر ب لائلپور مالیتی ۶۰۰۰/- روپے (۲) احاطہ سکنی قریباً ۵ مرلہ مالیتی ۲۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عبدالرحمن ولد چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم چک ۱۲۷ ر ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ گواہ شد چوہدری عنایت اللہ خان ولد چوہدری اللہ بخش صاحب ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ چک ۱۲۷ ر ب لائلپور۔ گواہ شد رفیق احمد ولد چوہدری ظفر اللہ خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۲۷ ر ب لائلپور۔

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ، لاہور

مکتبہ الفرقان کی نہایت مفید کتابیں

(۱) **تفہیمات ربانیہ :** جس میں مخالفین سلسلہ کے جملہ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ صرف چند نسخے باقی ہیں۔ قیمت تیرہ روپے

(۲) **تحریری مناظرہ :** عیسائی پادری عبدالحق صاحب اور سلسلہ احمدیہ کے مناظر کے درمیان الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ ہے جس میں دوسرے پرچہ کے بعد ہی پادری صاحب لاجواب ہو کر عاجز آگئے۔ قابل مطالعہ ہے۔ (قیمت ڈیڑھ روپیہ)

(۳) **بہائی شریعت پر تبصرہ :** بہائیوں کی اصل شریعت مع اردو ترجمہ و تبصرہ (قیمت ڈیڑھ روپیہ)

(۴) **کلمۃ الحق :** خلافت راشدہ پر تحریری مناظرہ جس میں اہلسنت والجماعت کی طرف سے حضرت حافظ روشن علی صاحب رضؓ مناظر تھے۔ (قیمت پچھتر پیسے)

(۵) **القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین:** جناب مودودی صاحب کے رسالہ کا مکمل لاجواب جواب ہے۔ (حجم ۲۵۰ صفحات قیمت دو روپے)

(۶) **مباحثہ مصر** (انگریزی) **:** عیسائی پادریوں سے احمدی مبلغ کا شاندار مناظرہ (قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے)

(۷) **نبراس المومنین :** رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۱۰۰ احادیث کا سلیس ترجمہ و تشریح۔ (قیمت صرف پچاس پیسے)

(۸) **کلمۃ الیقین :** ختم نبوت کی مختصر صحیح تشریح۔ (قیمت صرف بارہ پیسے)

(۹) **مباحثہ مصر :** اردو صرف سات نسخے باقی ہیں۔ (قیمت پچھتر پیسے)

(۱۰) **ماہنامہ الفرقان کے سالانہ مجلد مکمل فائل ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۰ء تک**
(ہر سال کے علیحدہ علیحدہ) (قیمت ہر مجلد نو روپے)

نوٹ: محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوتا ہے۔

مینجر مکتبہ الفرقان ربوہ

ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپا